## امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ

اہل جمل و صفین سے متعلق ارشاد فرماتے ہیں

# ﴿اخواننا بغوا علینا﴾

## ﴿ہمارے بھائی تھے جنہوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی﴾

شیعہ اور سنی مصادر سے یہ تحقیق ہر اس شخص کے خلاف ایک مدلل ردّ ہے جو
اس ارشاد کو خوارج پر منطبق کرتا ہے

تحقیق و تخریج احادیث:

ابو مصعب الاثری

# سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اہل جمل و صفین کے متعلق فرمایا

# " إِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا "

# ہمارے بھائی تھے جنہوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی

✍ أبو مصعب الأثري

اس بات کی دلیل کا باب کہ باغی گروہ اپنی بغاوت کی وجہ سے اسلام کے نام سے خارج نہیں ہوتا امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اللہ نے ان کا نام مومن ہی رکھا ہے، اور ان کے مابین اصلاح کرنے کا حکم دیا۔

وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا ۖ فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ ۚ فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا ۖ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ (9) الحجرات.

اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرادو، پس اگر ایک ان میں دوسرے پر ظلم کرے تو اس سے لڑو جو زیادتی کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع کرے، پھر اگر وہ رجوع کرے تو ان دونوں میں انصاف سے صلح کرادو اورانصاف کرو، بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

- ابو بکر بن ابی شیبة((المصنف )) میں کہتے ہیں :

37763 حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، قَالَ:

سُئِلَ عَلِيٌّ عَنْ أَهْلِ الْجَمَلِ، قَالَ: قِيلَ: أَمُشْرِكُونَ هُمْ؟

قَالَ: مِنَ الشِّرْكِ فَرُّوا

قِيلَ: أَمُنَافِقُونَ هُمْ؟

قَالَ: إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا

قِيلَ: فَمَا هُمْ؟

قَالَ: إِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا.

ابو البختری سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا اہل جمل کے بارے میں کہتے ہیں ان سے کہا گیا کیا وہ مشرک تھے؟

علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا نہیں! شرک سے تو وہ بھاگے تھے۔

پھر کہا گیا کیا وہ منافق تھے؟

انہوں نے کہا: نہیں! منافق لوگ تو اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر بہت کم

پھر کہا گیا پھر کون تھے وہ؟

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارے بھائی تھے جنہوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی۔

📖 (العواصم والقواصم في الذب عن سنة ابي القاسم ص : 258، وقال وأخرج ابن أبي شيبة 15/256 ومن طريقه البيهقي 8/183 عن يزيد بن هارون عن شريك عن أبي العنبس، عن أبي البختري قال سئل عن أهل الجمل ....... ص : 288 للعلامة النظار المجتهد محمد بن ابراهيم الوزير اليماني / تحقيق و تعليق : شعيب الارنائووط).

- 16713 - أخبرنا أبو عبد الله الحافظ، أنبأ أبو الوليد الفقيه، ثنا الحسن بن سفيان، ثنا أبوبكر بن أبي شيبة به...

📖 (السنن الكبرى للبيهقي 8/201).

كتاب السنن الكبرى » كتاب قتال أهل البغي » جماع أبواب الرعاة » باب الدليل على أن الفئة الباغية منهما لا تخرج بالبغي عن تسمية الإسلام

- 16203 - ( أخبرنا ) أبو عبد الله الحافظ ، أنبأ أبو الوليد الفقيه ، ثنا الحسن بن سفيان ، ثنا أبو بكر بن أبي شيبة ، ثنا يزيد بن هارون ، عن شريك ، عن أبي العنبس ، عن أبي البختري قال : سئل علي رضي الله عنه عن أهل الجمل أمشركون هم ؟ قال : من الشرك فروا . قيل : أمنافقون هم ؟ قال : إن المنافقين لا يذكرون الله إلا قليلا. قيل : فما هم؟ قال : إخواننا بغوا علينا.

- 25205 - أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ ، أَنْبَأَ أَبُو الْوَلِيدِ الْفَقِيهُ ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ ، ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ، قَالَ : سُئِلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ

أَهْلِ الْجَمَلِ : أَمُشْرِكُونَ هُمْ ؟ قَالَ : مِنَ الشِّرْكِ فَرُّوا , قِيلَ : أَمُنَافِقُونَ هُمْ ؟ قَالَ : إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا, قِيلَ : فَمَا هُمْ ؟ قَالَ : إِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا.

السنن الكبير للبيهقي كتاب قتال أهل البغي باب الدليل على أن الفئة الباغية منهما لا تخرج بالبغي عن تسمية الإسلام قال الشافعي رحمه الله : سماهم الله تعالى بالمؤمنين , وأمر بالإصلاح بينهم.

کتاب قتال اہل البغی اس بات کی دلیل کا باب کہ باغی گروہ اپنی بغاوت کی وجہ سے اسلام کے نام سے خارج نہیں ہوتا امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اللہ نے ان کا نام مومن ہی رکھا ہے، اور ان کے مابین اصلاح کرنے کا حکم دیا.

- 25243 - أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ ، وَأَبُو سَعِيدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو , قَالَا : ثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ , ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، قَالَ : سُئِلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَهْلِ الْجَمَلِ ، فَقَالَ : إِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا فَقَاتَلْنَاهُمْ , وَقَدْ فَاؤُوا وَقَدْ قَبِلْنَا مِنْهُمْ.

علی رضی اللہ عنہ سے اہل جمل کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ہمارے بھائی ہیں جنہوں نے ہم سے بغاوت کی ہم نے ان سے قتال کیا، اب وہ واپس آگئے ہیں ہم نے ان کو قبول کرلیا ہے۔

📖 (السنن الكبرى البيهقي ج 8 الصفحة 182).

## ✓ ( تحقیق )

- پہلا اثر جو اہل جمل کی شان میں بیان کیا گیا ہے ان الفاظ کے ساتھ « یہ ہمارے بھائی ہیں جنہوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی » حسن ہے پہلے دو طریقوں سے اور پہلا طریقہ بہت زیادہ ضعیف نہیں ہے بلکہ ضعیف ہے جو کہ اس اثر کی صحت کو گرنے نہیں دیتا اور ظاہر ہے کہ دوسرا طریق اس کو تقویت دے رہا ہے اور اس کا شاہد محمد نصر نے روایت کیا ہے جس کو ہم عنقریب ذکر کریں گے اس روایت کے تیسرے طرق میں بواسطہ علی بن حسین وہ بواسطہ علی بن ابی طالب روایت کرتے ہیں یہ اثر ضعیف اور منقطع ہے لیکن اس کے رجال ثقہ ہیں جو کہ شواہد کے لئے صحیح ہیں اور اس روایت کے الفاظ ہیں :

"علی رضی اللہ عنہ نے جمل یا صفین والے دن ایک شخص کا قول سنا جو غلو (کرتے ہوئے تکفیر) کر رہا تھا، تو علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے فرمایا: اچھی بات کے علاوہ کوئی دوسری بات مت کرو، اس قوم نے یہ

گمان کیا کہ ہم نے ان پر (زیادتی) بغاوت کی ہے، اور ہم نے یہ گمان کیا ہے کہ انہوں نے ہم پر زیادتی کرتے ہوئے بغاوت کی ہے پس ہم نے اس وجہ سے ان سے قتال کیا ہے۔

ہاں اس روایت میں لفظ «اخواننا» موجود نہیں ہے جیسا کہ اس سے قبل کی دو روایتوں میں موجود ہے لیکن یہ روایت ان دونوں روایتوں کے لئے شاہد ہے اور دوسری بات یہ کہ یہ قول اہل جمل کے لئے کہا گیا ہے اس میں صفین کا ذکر خطاء ہے یا کسی راوی کا شک ہے اور صحیح یہ ہے کہ یہ اصحاب الجمل کے لئے کہا گیا ہے جیسا کہ اس سے قبل دو طریقوں سے اس روایت میں آیا ہے اور لفظ «اخواننا» اہل جمل کے لئے کہا گیا ہے جو کہ حسن ہے اسی طرح اس سے قبل دو طریقوں سے روایت کیا گیا ہے اور یہ قول اہل جمل کے لئے کہا گیا ہے خوارج کے لئے نہیں۔

## ❖ الخوارج

اور خوارج کے لئے اس بات کا احتمال پہلے اثر میں ہو سکتا ہے کہ یہ قول خوارج کے بارے میں کہا گیا ہو اور جو پہلا طرق ہے وہ حارث اعور کا طرق ہے البتہ بعض مفسرین نے اس کو علی رضی اللہ عنہ کی جانب منسوب کیا ہے کہ حارث اعور نے اس کو علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور یہ احتمال اس پر دلیل نہیں ہے کہ طرق اول جو حارث اعور سے روایت کیا گیا ہے جیسا کہ ظاہر ہے! اس میں یہ غایت ہے کہ اثر اول دوسرے طرق سے حارث اعور نے بواسطہ علی روایت کیا ہو اور اثر کا پہلا طریقہ مضر نہیں ہے اور جو اثر ہے وہ پہلے طریقے کے مطابق حسن ہے اور دوسرا اثر اس کا شاہد ہے اور یہ بات ظاہر ہے۔اور یہ اثر بلا شک و شبہ کے حسن ہے۔

اور اثر کے دوسرے طریقے میں جس میں صفین کے ذکر کی صراحت کی گئی ہے وہ ضعیف ہے اس کی سند میں علی بن حسین اور علی بن ابی طالب کے درمیان انقطاع موجود ہے کیونکہ علی بن حسین کی اپنے دادا علی بن ابی طالب سے ملاقات ثابت نہیں ہے اس کو ابن نصر نے ذکر کیا ہے شیخ الاسلام کے قول سے جس میں شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے منہاج السنۃ النبویۃ (5/240-249) میں فرمایا ہے: اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے یہ قول اہل جمل و صفین کے لئے روایت کیا گیا ہے ان اقوال میں یہ اچھا قول ہے۔

اسحاق بن راہویہ فرماتے ہیں: حدثنا أبو نعيم حدثنا سفيان عن جعفر بن محمد عن أبيه قال: جمل والے دن یا صفین والے دن ایک شخص اپنے قول میں غلو کر رہا تھا جب علی رضی اللہ عنہ نے اس کا غلو کرنا سنا تو اس کو منع کرتے ہوئے کہا: خیر کی بات کی کرنے علاوہ دوسری بات نہ کرو یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے گمان کیا کہ ہم نے ان کے ساتھ زیادتی کی اور ہم نے یہ گمان کیا ہے کہ انہوں نے ہم پر بغاوت کی پس ہم نے اس وجہ سے ان سے قتال کیا۔ابو جعفر نے ذکر کیا کہ ان سے علی رضی اللہ عنہ نے اسلحہ لے لیا اور کہا: اس کا اس سے زیادہ مال نہیں ہے۔

- ✓ وقال محمد بن نصر حدثنا محمد بن يحيى حدثنا أحمد بن خالد حدثنا محمد بن راشد عن مكحول: سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کے متعلق پوچھا جو جمل میں قتل ہوئے کہ ان کا معاملہ کیا ہے؟ تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ مومن ہیں۔

- ○ اور ایسے ہی کہا احمد بن خالد نے حدثنا عبد العزيز بن أبي سلمة عن عبد الواحد بن أبي عون قال: علی رضی اللہ عنہ مالک بن حارث الاشتر پر ٹیک لگائے صفین کے مقتولین پر کھڑے ہوئے تھے تو وہاں حابس الیمانی مقتولین میں تھے، اشترؒ نے ان کو دیکھ کر انا للہ وانا الیہ راجعون کہا، یہ حابس یمانی ان کے ساتھ اے امیر المومنین، اس پر معاویہؓ کی نشانی ہے، اللہ کی قسم میں تو اسے مومن سمجھتا تھا، علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس وقت بھی یہ مومن ہے۔

کہا: حابس یمن کے رہنے والے تھے مجتہد اور عبادت گزار تھے۔انتھی

- ▪ میں کہتا ہوں: پہلا اثر اس کے رجال ثقہ ہیں لیکن منقطع ہے علی بن حسین اور ان کے دادا علی بن ابی طالب کے درمیان انقطاع ہے جیسا کہ اس سے قبل بیان ہوچکا ہے اور اثر ضعیف ہے اس میں انہوں نے صفین کا ذکر کیا ہے یا تو اس میں شک ہے یا غلطی ہے کسی راوی کی اس قول کے ساتھ کہ جمل والے دن یا صفین والے دن اور قابل اعتماد ذکر جو ہے وہ جمل کا ہے جیسا کہ پہلے دو طریقوں سے گزر چکا ہے لیکن اس کا عمدہ شاہد پہلا اثر ہے جس میں اہل جمل کا ذکر ہے اور پہلا اثر ہی اہل جمل کے لئے ہے حسن طرق پر اور دوسرا بھی اور یہ تیسرا اثر جو بواسطہ علی بن حسین ہے اور جو دو اثر ہیں بواسطہ مكحول عن علی و عبد الواحد بن ابی عون عن علی تو اس کی سند اور ان کے الفاظ کو چیک کرنے کی ضرورت ہے ان کے دونوں الفاظ پہلے اثر سے مختلف ہیں جسے ہم نے اہل جمل کی شان میں نکالا ہے دونوں اہل جمل کے معاملے میں اس کے علاوہ

دو واقعات میں بیان ہوئے ہیں اور ہر حال میں جو صحیح قول ہے وہ اہل جمل کے بارے میں ہے اہل صفین کے بارے میں نہیں ہے۔

اور جو دوسرا اثر ہے اس کا ذکر شیخ عبد المالک رمضانی نے اسی طرح کیا ہے جس طرح سے تم نے اس کا ذکر کیا ہے اور اس بارے میں شیخ الاسلام کا نفیس کلام نقل کیا ہے اس قول کو شیخ عبد المالک رمضانی نے اپنی کتاب تخليص العباد من وحشية أبي القتادة الداعي إلى قتل الذرية والنسوان ص : 242-243-244 شیخ عدنان العرعور کے جواب میں (خارجی ہمارے بھائی ہیں) ایک اثر سے استدلال کرتے ہوئے کہ ہمارے بھائیوں نے ہم سے بغاوت کی۔ شیخ عدنان کو وہم ہوا ہے کہ علی ابن طالب رضی اللہ عنہ نے یہ قول خوارج کے بارے میں کہا ہے کہ ہمارے بھائیوں نے ہم سے بغاوت کی ان کا اس قول سے استدلال تھا کہ خوارج ہمارے بھائی ہیں اس بات کے ساتھ کہ علی رضی اللہ عنہ نے ایسا قول اصحاب جمل کے بارے میں کہا ہے خوارج کے بارے میں نہیں کہا۔ جیسا کہ اس کو ابن ابی شیبہ نے اپنی کتاب مصنف (256/15) میں اور بیہقی نے سنن الکبریٰ (173.182/8) اور ابو العرب نے المحن (105-106) میں بواسطہ ابو البختری روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں: علی رضی اللہ عنہ سے اہل جمل کے بارے میں پوچھا گیا: کہا گیا کیا اہل جمل مشرک تھے؟ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شرک ہی سے تو بھاگے ہیں، پوچھا گیا: کیا وہ منافق ہیں؟ علی رضی اللہ عنہ نے کہا: منافقین تو اللہ کا ذکر بہت قلیل کرتے ہیں، کہا گیا: پھر کیا ہیں وہ؟ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:وہ ایسی قوم ہیں جنہوں نے ہم سے بغاوت کی۔

- اور جو خوارج کے بارے میں آیا ہے اس کو عبد الرزاق نے (150/10) اور ابن ابی شیبہ نے (332/15) نے اور ابن نصر نے تعظیم قدر الصلاۃ (591-594 ) اور بیہقی نے (174/8) عن طارق بن شہاب کہتے ہیں: میں علی رضی اللہ عنہ پاس تھا تو ان سے اہل نہروان سے متعلق سوال کیا گیا کیا وہ مشرک تھے؟ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شرک ہی سے تو وہ بھاگے تھے، پوچھا گیا کیا وہ منافق تھے؟ تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: منافقین تو اللہ کا ذکر بہت قلیل کرتے ہیں، پوچھا گیا تو پھر کیا تھے وہ؟ علی رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ ایسی قوم تھے جنہوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی۔

اور عبد الرزاق کی سند منقطع ہے لیکن جو ابن ابی شبیہ اور ابن نصر کے نزدیک ہے وہ موصول ہے اور صحیح ہے اور جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں (اخواننا) کا کلمہ اس روایت میں نہیں ہے اور ابن کثیر نے البداية والنهاية

(591/10) میں خوارج کے حق میں روایت پیش کی (اخواننا) کے لفظ کے ساتھ لیکن انہوں نے یہ کام اچھا کیا کہ کتاب الخوارج میں اس حدیث کو سند کے ساتھ بیان کیا ہیثم بن عدی عن اسماعیل بن أبي خالد کی سند سے اور یہ ہیثم جو ہے منکر الحدیث ہے جیسا کہ اس کا ترجمہ تاریخ بغداد (50/14) میں موجود ہے اور یہ دلیل ہے اس پر اس کے یہ الفاظ منکر ہیں اس روایت کے مقابلے میں جسے ابن نصر نے اپنی کتاب تعظیم قدر الصلاۃ : 593 میں

- حدثنا وكيع ثنا ابن أبي خالد عن حكيم بن جابر قال: قالوا: لعلي حين قتل أهل النهروان أمشركون هم قال: من الشرك فروا قيل: فمنافقون قال: المنافقون لا يذكرون الله إلا قليلاً قيل: فما هم؟ قال قوم حاربونا فحاربناهم وقاتلونا فقاتلناهم.

جس اثر کو روایت کیا لیکن اس کو انہوں نے وکیع عن اسماعیل بن ابی خالد سے اسی سند کے ساتھ روایت کیا مگر اس میں یہ الفاظ ہیں (قوم حاربونا) یہ ایسی قوم تھی جس نے ہمارے ساتھ جنگ کی اور یہ سند صحیح ہے اور یہ بات بھی دلیل کے ساتھ ثابت ہوگئی کہ یہ الفاظ (اخواننا بغوا علینا) ہمارے بھائی جنہوں نے ہم سے بغاوت کی ہیثم کی منکرات میں سے ہیں۔اسی لیے ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے (رسالة فضل أهل البيت وحقوقهم) (ص29) میں کہا ہے:

- کئی وجوہ سے امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے یہ بات ثابت ہے کہ جب انہوں نے اہل جمل کے ساتھ قتال کیا تو نہ ہی ان کی اولاد کو قید کیا نہ ان کے اموال کو غنیمت بنایا نہ تو زخمیوں کو قتل کیا نہ بھاگنے والوں کا پیچھا کیا اور نہ ہی قیدیوں کو قتل کیا بلکہ علی رضی اللہ عنہ نے جمل اور صفین والوں کی نماز جنازہ ادا کی اور فرمایا: ہمارے بھائی تھے جنہوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی۔اور اس بات کی خبر دی کہ اہل جمل و صفین نہ تو کافر تھے نہ منافق تھے بلکہ انہوں نے اس بات کا اتباع کیا جو کتاب اللہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں کہا گیا کہ اس میں انہیں اخوۃ بھائی کا نام دیا گیا اور ان کو مومن قرار دیا گیا قتال اور بغاوت کے باوجود جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں ذکر کیا گیا ہے ( وإن طائفتان من المؤمنين اقتتلوا ) الحجرات 9 اگر مومنوں کے دو گروہ آپس میں قتال کرنے لگ جائیں۔اور (ص : 31) میں ایسی طرح کہا کہ اور اہل جمل و صفین کے مقتولین اور جن کو بھائی کہا ان کی نماز جنازہ ادا کی اور ان کے برابر نہیں ہوسکتے جن مقتولین کی نہ

تو نماز جنازہ ادا کی گئی بلکہ ان کے بارے میں کہا یہ ان لوگوں میں سے ہیں ان کی دنیاوی زندگی کی تمام کوششیں ضائع ہوگئیں اور وہ یہ گمان کر رہے تھے کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں اور اہل حروراء ہیں۔
یہ فرق ہے خوارج حروریوں اور ان کے علاوہ لوگوں کے درمیان جنہیں امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں اپنے قول اور فعل سے جو کتاب اللہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے موافق تھا ادا کیا اور یہی صحیح ہے اس شخص کے لیے جو اس سے انحراف نہیں کرتا جس کی ہدایت کے ساتھ رہنمائی کی گئی ہے۔اور ایسا ہی کہا مجموع الفتاوی (28/518)اور منہاج السنۃ (497/4 و 406/7) میں اور امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اسی روایت کو صحیح قرار دیا جس پر قرطبیؒ نے اپنی تفسیر (16/ 323-324) میں اعتماد کیا۔

## • ڈاکٹر طارق عبد الحلیم المصری حفظہ اللہ لکھتے ہیں :

« هذا القول إنما قاله علي رضي الله عنه في أهل الجمل، فقد روى ابن أبي شيبة والبيهقي عن يزيد بن هارون عن شريك عن أبي العنبس عن أبي البختري أنه قال: سئل علي عن أهل الجمل أمشركون هم؟. قال: من الشرك فروا. قيل: أمنافقون هم؟. قال: إن المنافقين لا يذكرون الله إلا قليلا. قيل: فما هم؟. قال: "إخواننا بغوا علينا". وهي رواية حسنه بطريقها الثاني عن البيهقي بسنده عن عبد خير "أنه قال: سئل علي رضي الله عنه عن أهل الجمل فقال: إخواننا بغوا علينا، فقاتلناهم، وقد فاؤوا، وقد قبلنا منهم." فالرواية حسنة بمجموعهما».
اس قول کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اہل جمل کے لئے کہا ہے۔ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے...
عن يزيد بن هارون عن شريك عن أبي العنبس عن أبي البختري أنه قال: سئل علي عن أهل الجمل أمشركون هم؟. قال: من الشرك فروا. قيل: أمنافقون هم؟. قال: إن المنافقين لا يذكرون الله إلا قليلا. قيل: فما هم؟. قال: "إخواننا بغوا علينا". ..
کہ علی رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا اہل جمل کے متعلق کیا وہ مشرک تھے؟ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شرک سے تو فرار ہوئے ہیں۔کہا گیا: کیا وہ منافق تھے؟ جواب دیا:منافق اللہ کا ذکر کم کرتے ہیں۔تو پھر وہ کون تھے؟ جواب دیا:ہمارے بھائی جنہوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی۔پس اسی وجہ سے ہم نے ان سے قتال کیا۔انہوں نے اپنی بغاوت سے رجوع کیا، ہم نے ان کے رجوع کو قبول کرلیا، ان دونوں روایتوں کے مجموعہ کے ساتھ یہ روایت حسن ہے.

🌍 لنک
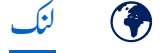
........اب ہم اہل السنۃ والجماعۃ کے مصادر سے وہ روایات نقل کر رہے ہیں جن سے واضح طور پر ثابت ہو رہا ہے کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب رضی اللہ عنہم اہل جمل اور اہل صفین کی تکفیر نہیں کرتے تھے بلکہ اگر کوئی شخص ایسے کلمات کی ادائیگی کرتا تھا تو اسے منع کیا جاتا تھا۔ اہل السنۃ والجماعۃ کے مصادر سے نقل کرنے کے بعد ہم اہل الشیعہ کے مصادر سے نقل کریں گے کہ ان کے نزدیک بھی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے یہی بات ثابت جسے اہل السنۃ والجماعۃ روایت کرتے ہیں۔

☜ 37764 - حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ بَهْرَامَ ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، « أَنَّ عَلِيًّا، لَمْ يَسْبِ يَوْمَ الْجَمَلِ وَلَمْ يَقْتُلْ جَرِيحًا».

شفیق بن سلمہ سے روایت ہے کہ:

«جنگ جمل کے دوران سیدنا علی نے نہ کسی کو قیدی بنایا اور نہ ہی کسی زخمی کو قتل کیا».

✍ مصنف ابن ابی شیبۃ کے محقق محمد بن عوامۃ لکھتے ہیں:

📖 اس اثر کو بیہقی نے صلت کے طریق پر اسی طرح روایت کیا (8/182).

☜ 37768 - حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ، يَقُولُ: «لَمْ يَكْفُرْ أَهْلُ الْجَمَلِ» .

ثابت بن عبید نقل کرتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر کو کہتے ہوئے سنا کہ :

« جنگ جمل میں شریک ہونے والوں نے کفر نہیں کیا » .

📖 مصنف ابن ابی شیبۃ کے محقق محمد بن عوامۃ نے اس اثر پر سکوت کیا ہے. (11/376).

☜ 37767 - حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ عَلِيًّا، قَالَ: «يَوْمَ الْجَمَلِ نَمُنُّ عَلَيْهِمْ بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَنُوَرِّثُ الْآبَاءَ مِنَ الْأَبْنَاءِ» .

عبد اللہ بن محمد فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے دن فرمایا :

« ہم ان لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کریں گے بوجہ "لا الہ الا اللہ" کی شہادت کے، اور ہم آباء اجداد کو بیٹوں کا وارث بنائیں گے ».

📖 (مصنف ابن ابي شيبة :535/7).

✍ مصنف ابن ابي شيبة کے محقق محمد بن عوامة لکھتے ہیں:

« عبد الله بن محمد محمد هو ابن عمر بن علي بن ابي طالب. وقد روى الخبر البيهقي (8/182) بمثل اسناد المصنف». (11/370)

«عبد اللہ بن محمد وہ ابن عمر بن علی بن ابی طالب ہیں اور بیہقی نے اس خبر کو ابن ابی شیبہ کی سند کے مثل روایت کیا ہے»۔

☜ 37774 - حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ:

« جَلَسَ عَلِيٌّ وَأَصْحَابُهُ يَوْمَ يَبْكُونَ عَلَى طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ ».

ابو جعفر سے روایت ہے کہ:

« جنگ جمل کے دن سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما پر رو رہے تھے ».

📖 (مصنف ابن ابي شيبة : 536/7).

☜ 37783 - حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ: قَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ:

« إِنَّ أُمَّنَا سَارَتْ مَسِيرَنَا هَذَا , وَإِنَّهَا وَاللَّهِ زَوْجَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ , وَلَكِنَّ اللَّهَ ابْتَلَانَا بِهَذَا لِيَعْلَمَ إِيَّاهُ نُطِيعُ أَمْ إِيَّاهَا ».

عبد اللہ بن زیاد سے روایت ہے کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

« ہماری ماں (عائشہ رضی اللہ عنہا) ہمارے اس راستے پر چلیں اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا اور آخرت میں زوجہ محترمہ ہیں لیکن اللہ تعالی نے ہمیں ان کے ذریعے آزمایا تاکہ اللہ تعالی جان لے ہم اس کی اطاعت کرتے ہیں یا سیدة عائشہ رضی اللہ عنہا کی » .

📖 (مصنف ابن ابي شيبة : 538/7).

✍ مصنف ابن ابي شيبة کے محقق محمد بن عوامة لکھتے ہیں:

« وهذا اسناد صحيح، شمر بن عطية: ثقة لا صدوق. وروي ايضاً من طريق أبي بكر بن عياش، عن أبي حصين، عن أبي مريم عبد الله ابن زياد الأسدي، عن عمار، عند البخاري (7100)، والترمذي (3889)، والطبراني 23 (100)، ورواه الحاكم 4/6 من طريق ذاته وصححه على شرطهما، ووافقه الذهبي، فوهما!. (11/338) ».

« اور یہ سند صحیح ہے، شمر بن عطیہ ثقہ ہے، اس حدیث کو اسی طرح ابو بکر بن عیاش بواسطہ ابی حصین کے طریق پر روایت کیا گیا ہے بواسطہ ابو مریم عبد اللہ ابن زیاد اسدی وہ بواسطہ عمار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں بخاری (7100)، اور الترمذي (3889)، اور الطبراني 23 (100) کے نزدیک، اور اس حدیث کو حاکم نے اپنی سند سے روایت کیا اور اس کو بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح قرار دیا اور ذہبی نے حاکم کی موافقت کی جبکہ دونوں نے وہم کیا۔(یہ حدیث بخاری کی شرط پر ہے)».

☜ 37796 - حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ،

« أَنَّ عَلِيًّا، أَجْلَسَ طَلْحَةَ يَوْمَ الْجَمَلِ وَمَسَحَ عَنْ وَجْهِهِ التُّرَابَ , ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى حَسَنٍ فَقَالَ: « إِنِّي وَدِدْتُ أَنِّي مِتُّ قَبْلَ هَذَا ».

طلحہ بن مصرف سے روایت ہے کہ:

« سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے دن طلحہ رضی اللہ عنہ کو بٹھایا اور اس کے چہرے سے مٹی صاف کی پھر حسن رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر فرمایا کاش میں ان سے پہلے مرجاتا ».

📖 (مصنف ابن ابي شيبة : 539/7)

✍ مصنف ابن ابي شيبة کے محقق محمد عوامة لکھتے ہیں:

« ليث: هو ابن سليم وطلحة: لم يدرك ذاك اليوم مات بعده بدهر، بل لم يدرك علياً رضي الله عنه. وقد روى الخبر بمثل اسناد المصنف: ابن أبي الدنيا في كتابه ''المتمنين'' (98). وهو في ''المستدرك'' (3/372) أيضاً من وجه آخر برقم (155) عن ابن إدريس، عن هارون ابن عنترة، عن سليمان بن صرد، عن الحسن بن علي، وهارون لم يدرك سليمان أيضاً».

« لیث ابن سلیم اور طلحہ یہ دونوں جمل میں حاضر نہیں تھے، جمل کے ایام کے کافی عرصہ بعد فوت ہوئے ہیں، لیکن انہوں نے علی رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا، اور اس خبر کو ابن ابی الدنیا نے اپنی کتاب ''المتمنین'' (98) میں مصنف ابن ابي شیبہ کی مانند روایت کیا ہے. اور یہ روایت ''مستدرک'' (3/372) میں دوسری سند سے

موجود ہے رقم (155) کے تحت عن ابن إدريس، عن هارون ابن عنترة، عن سليمان بن صرد، عن الحسن بن علي، کی سند سے موجود ہے، اور اسی طرح ہارون نے سلیمان بن صرد کو نہیں پایا ».

☜ 37824 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، قَالَ :

« قَالَ عَلِيٌّ يَوْمَ الْجَمَلِ: وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مِتُّ قَبْلَ هَذَا بِعِشْرِينَ سَنَةً » .

ابو صالح سے منقول ہے کہ :

« سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے دن فرمایا : میں پسند کرتا ہوں کہ میں اس وقعہ سے بیس سال پہلے مر چکا ہوتا» .

📖 (مصنف ابن ابي شيبة : 544/7)

✍ مصنف ابن ابي شيبة کے محقق محمد عوامة لکھتے ہیں:

ابو بكر: هو ابن عياش، و أبو صالح: هو السمان، وقد ادرك ذاك اليوم وما قبله، وله رواية عن علي. والخبر رواه نعيم بن حماد (170) من طريق أبي صالح، به.

ابو بکر: یہ ابن عیاش ہیں، اور ابو صالح: یہ السمان ہیں، انہوں نے جمل کا دن پایا ہے اور اس سے قبل کا زمانہ، انہوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایات کی ہیں. اور اس خبر کو نعیم بن حماد نے (170) ابو صالح کے طریق سے اسی طرح روایت کیا ہے. اس اثر کا شاہد آگے آرہا ہے جو اس کی تقویت کا باعث ہے۔

☜ 37832 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: جَاءَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بَعْدَمَا فَرَغَ مِنْ قِتَالِ يَوْمِ الْجَمَلِ , وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ مَعَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ , فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: خَذَلْتَنَا وَجَلَسْتَ عَنَّا وَفَعَلْتَ، عَلَى رُءُوسِ النَّاسِ، فَلَقِيَ سُلَيْمَانُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَقَالَ: مَا لَقِيتَ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا عَلَى رُءُوسِ النَّاسِ , فَقَالَ: لَا يَهُولَنَّكَ هَذَا مِنْهُ فَإِنَّهُ مُحَارِبٌ , فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَوْمَ الْجَمَلِ حِينَ أَخَذَتِ السُّيُوفُ مَأْخَذَهَا يَقُولُ: لَوَدِدْتُ أَنِّي مِتُّ قَبْلَ هَذَا الْيَوْمِ بِعِشْرِينَ سَنَةً "

عمرو بن مرة سے منقول ہے کہتے ہیں: سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جنگ جمل کے دن جنگ سے فراغت کے بعد آئے یہ صحابی تھے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ آپ نے ہمیں رسوا کیا اور آپ ہم سے پیچھے رہ گئے۔ سیدنا سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے ملے اور ان سے کہا کیا آپ امیر المومنین رضی اللہ عنہ سے نہیں ملے؟ انہوں نے مجھے اس طرح کہا ہے۔

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ان کی بات سے خوفزدہ مت ہوں کہ وہ جنگ کرنے والے ہیں۔ میں جنگ جمل کے دن ان کو دیکھا جب میں نے اپنی تلوار کو اچھی طرح تھاما کہ وہ فرما رہے تھے کہ میں پسند کرتا ہوں کہ اس دن سے بیس سال قبل فوت ہوجاتا.

☜ 37825 - حَدَّثَنَا ابْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ ضُبَيْعَةَ الْعَبْسِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْجَمَلِ:

«لَا يُتْبَعُ مُدْبِرٌ وَلَا يُذَفَّفُ عَلَى جَرِيحٍ» .

یزید بن ضبیعہ عبسی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے جنگ جمل کے دن فرمایا:

« کوئی بھاگنے والے کا پیچھا نہ کرے اور نہ ہی زخمی کو قتل کرے » .

📖 (مصنف ابن ابي شيبة : 544/7).

✍ مصنف ابن ابي شيبة کے محقق محمد عوامة لکھتے ہیں:

شريك ضعيف، ويزيد بن ضبيعة: تقدم القول فيه. والمعنى ثابت عن على رضى الله عنه.

اس روایت میں شریک ضعیف ہے اور یزید بن ضبیعہ کے بارے میں جو قول ہے وہ حدیث میں گزر چکا ہے. اور اس حدیث کا معنی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے. اس حدیث کے بارے میں مزید بحث آگے آرہی ہے۔ان شاء اللہ.

☜ 37778 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْجَمَلِ:

«لَا تَتَّبِعُوا مُدْبِرًا , وَلَا تُجْهِزُوا عَلَى جَرِيحٍ ; وَمَنْ أَلْقَى سِلَاحَهُ فَهُوَ آمِنٌ » .

عبد خیر سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے دن فرمایا:

«تم بھاگنے والوں کا پیچھا مت کرو اور نہ زخمی کو قتل کرو اور جس نے ہتھیار ڈال دیا وہ امن والا ہے » .

📖 (مصنف ابن ابي شيبة : 537/7)

✍ مصنف ابن ابي شيبة کے محقق محمد عوامة لکھتے ہیں:

السدّي: هو الكبير، واسمه اسماعيل بن عبد الرحمن بن أبي كريمة، وهو ممن يحسن حديثه، لكن الراوى عنه شريك، أنه ضعيف الحديث من قبل حفظه. وقد نقل الحديث بسنده و متنه عن ''المصنف'': الزيلعي فى ''نصب

الراية'' 3/463. ورواه الحاكم 2/155، والبيهقی 2/181، كلاهما من طريق علي بن حجر، عن شريك، عن السدّي، عن يزيد بن ضبيعة قال: نادى منادى عمار او قال: علي يوم الجمل، فذكره، وصححه الحاكم (شاهدا) ووافقه الذهبي، وهو، وإن كان في تصحيحهما نظر، لوجود شريك لكن يستأنس به للقول في يزيد بن ضبيعة، فإني أقف له على ترجمة. ورواه أسلم الواسطي في ''تاريخ واسط'' ص 165 من وجه آخر عن علي، وغير ذلك. منها يأتي برقم (38971).

سدّی: اسے کبیر کہتے ہیں اس کا نام اسماعیل بن عبد الرحمن بن ابی کریمہ ہے، یہ ان لوگوں میں سے ہے جس کی احادیث کی تحسین کی جاتی ہے، لیکن اس سے جو راوی روایت کر رہا ہے وہ شریک ہے، اور شریک حدیث بیان کرنے میں اپنے حافظہ کی خرابی کی بناء پر ضعیف ہے. اس حدیث کو امام زیلعی نے مصنف ابن ابی شیبہ سے اپنی سند اور متن کے ساتھ ''نصب الرایہ'' 3/463 میں روایت کیا ہے اور اس کو حاکم نے 2/155 میں، بیہقی نے 2/181 میں، ان دونوں نے اسے اس طریق سے روایت کیا ہے علي بن حجر، عن شريك، عن السدّي، عن يزيد بن ضبيعة کہتے ہیں: عمار رضی اللہ عنہ یا کہا: علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے دن پھر حدیث کو ذکر کیا، اس حدیث کو حاکم نے بطور شاہد صحیح کہا ہےاور ذہبی نے حاکم کی موافقت کی ہے، اگرچہ حاکم اور ذہبی کی تصحیح میں نظر ہے اس سند میں شریک کی وجہ سے لیکن ان دونوں سے شریک کے بجائے یزید بن ضبیعہ کے بارے میں قول پر دھیان دیا کہ میں اس کے حالات سے واقف نہیں ہوسکا. اور اس اثر کو اسلم واسطی نے ''تاریخ واسط'' ص 165 میں روایت کیا ہے ایک دوسرے طریق پر بواسطہ علی رضی اللہ عنہ. یہ اس کے علاوہ ہے، ان شاء اللہ یہ اثر آگے آرہا ہے.

☜ 37816 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

« أَمَرَ عَلِيٌّ مُنَادِيَهُ فَنَادَى يَوْمَ الْبَصْرَةِ: لَا يُتْبَعُ مُدْبِرٌ وَلَا يُذَفَّفُ عَلَى جَرِيحٍ , وَلَا يُقْتَلُ أَسِيرٌ ، وَمَنْ أَغْلَقَ بَابًا فَهُوَ آمِنٌ ، وَمَنْ أَلْقَى سِلَاحَهُ فَهُوَ آمِنٌ ، وَلَمْ يَأْخُذْ مِنْ مَتَاعِهِمْ شَيْئًا » .

جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ :

« بصرہ (کی لڑائی) کے دن سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے منادیوں کو یہ ندا لگانے کا حکم دیا کوئی بھاگنے والے کا پیچھا نہ کرے، کوئی زخمی کو قتل نہ کرے۔کوئی قیدی کو قتل نہ کرے، جو اپنے دروازے بند کرلے اسے امن ہے، جو اپنا ہتھیار ڈال دے اسے بھی امن حاصل ہے اور ان کے سامان سے کوئی شئے نہ لی جائے » .

📖 (مصنف ابن ابي شيبة : 543/7)

✍ مصنف ابن ابي شيبة کے محقق محمد عوامة لکھتے ہیں:

رواه من طريق المصنف: البيهقي 8/181، وجعفر: هو الصادق، ومحمد هو: الباقر، لم يدرك جدّه علياً رضي الله عنه، لكن رواه الشافعي في ''الأم'' 4/216، وسعيد بن منصور (2947) كلاهما عن الدراوردي وحديثه حسن، عن جعفر عن ابيه الباقر، عن ابيه علي زين العابدين، عن مروان بن الحكم، به.

مصنف ابن ابي شيبة کے طریقے پر بیہقی نے 8/181 میں اس اثر کو روایت کیا، اور جعفر: جو ہیں وہ امام جعفر الصادق رحمہ اللہ ہیں، اور محمد سے مراد امام باقر رحمہ اللہ ہیں، انہوں نے اپنے دادا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا، لیکن اس اثر کو امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''الأم'' 4/216 میں اور سعید بن منصور نے ''سنن'' (2947) میں، ان دونوں نے اس اثر کو دراوردی سے سے روایت کیا ہے اور اس کی یہ حدیث حسن ہے۔ جسے ان دونوں نے اس سند اور متن کے ساتھ روایت کیا ہے: عن جعفر عن ابيه الباقر، عن ابيه علي زين العابدين، عن مروان بن الحكم.

اس حدیث کا شاہد ہم اوپر نقل کرچکے ہیں.

☜ 37797 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حِمْيَرِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ عَمَّارٌ, لِعَلِيٍّ يَوْمَ الْجَمَلِ:

«مَا تَرَى فِي سَبْيِ الذُّرِّيَّةِ؟ قَالَ فَقَالَ: إِنَّمَا قَاتَلْنَا مَنْ قَاتَلَنَا, قَالَ: لَوْ قُلْتَ غَيْرَ هَذَا خَالَفْنَاكَ» .

خمیر بن مالک سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے جنگ جمل کے دن سیدنا عمار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ:

« آپ کا قیدیوں کے بارے میں کیا خیال ہے؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے صرف ان سے قتال کیا ہے جو ہم سے لڑائی کے لیے آئے (یعنی ہم قیدیوں کو غلام نہیں بنائیں گے) سیدنا عمار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اگر آپ اس کے خلاف کوئی بات کہتے تو ہم آپ کی مخالفت کرتے » .

📖 (مصنف ابن ابي شيبة : 539/7)

✍ مصنف ابن ابي شيبة کے محقق محمد بن عوامة کہتے ہیں:

خمير بن مالك وهو فى ''تقات'' ابن حبان 4/214 ، و ''تعجيل المنفعة'' (279). وقد رواه من طريق سفيان: البيهقي (8/182-181).

خمیر بن مالک کو ابن حبان نے (4/214) ثقہ کہا ہے، اور تعجیل منفعہ (279) میں ابن حجر نے توثیق کی ہے، اور امام بیھقی نے سفیان کے طریق سے اس حدیث کو روایت کیا ہے.

📖 (مصنف ابن ابی شیبۃ / تحقیق : محمد عوامۃ : 11/386).

☜ 37807 - أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا، ذَكَرَ عِنْدَ عَلِيٍّ أَصْحَابَ الْجَمَلِ حَتَّى ذَكَرَ الْكُفْرَ, فَنَهَاهُ عَلِيٌّ "

جعفر الصادق رحمہ اللہ اپنے والد محمد الباقر رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے سامنے اصحاب جمل کا ذکر کیا یہاں تک کہ کفر تک پہنچا دیا پس سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس کو منع کیا.

📖 (مصنف ابن ابی شیبۃ : 542/7)

✍ مصنف ابن ابی شیبۃ کے محقق لکھتے ہیں:

والأثر رواه الطبري (9/218) من طريق وكيع، به.

اس اثر کو طبری نے (9/218) وکیع کے طریق پر اسی طرح روایت کیا ہے.

☜ 37821 - حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، قَالَ: « قَالَ عَلِيٌّ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ مِمَّنْ قَالَ اللَّهُ: {وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ} [الأعراف: 43] » .

ربعی بن حراش سے منقول ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

« میں امید کرتا ہوں کہ میں، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما ان لوگوں میں ہوں گے جن کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا {وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ} [الأعراف: 43] ہم ان کے سینوں سدے کدورت کو دور کردیں گے ».

📖 (مصنف ابن ابی شیبۃ : 544/7)

☜ 37829 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ:

« مَرَّ عَلِيٌّ عَلَى قَتْلَى مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ , فَقَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ , وَمَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ , وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ , فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ: مَا نَسْتَمِعُ مَا يَقُولُ؟ فَقَالَ لَهُ الْآخَرُ: اسْكُتْ , لَا يَزِيدُ بِكَ ».

عبد اللہ بن محمد کہتے ہیں کہ :

« سیدنا علی رضی اللہ عنہ اہل بصرہ کے شہداء مقتولین کے پاس سے گزرے اور دعا کی! اے اللہ ان کی مغفرت فرما، ان کے ساتھ محمد بن ابی بکر اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم بھی تھے پس ایک دوسرے سے کہا کہ ہم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو کیا کہتے ہوئے سن رہے ہیں؟ دوسرے نے فرمایا: خاموش ہوجاؤ کہیں تمہاری وجہ سے اور اضافہ کردیں ».

📖 (مصنف ابن ابي شيبة : 545/7).

## اہلِ صفین کے بارے میں سیدنا علیؓ وسیدنا عمارؓ کا عقیدہ

☜ 37839 - حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ، يَقُولُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ تَكْتَنِفَهُ، الْحُورُ الْعِينُ فَلْيَتَقَدَّمْ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ مُحْتَسِبًا , فَإِنِّي لَأَرَى صَفًّا لَيَضْرِبَنَّكُمْ ضَرْبًا يَرْتَابُ مِنْهُ الْمُبْطِلُونَ , وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ ضَرَبُونَا حَتَّى يَبْلُغُوا بِنَا سَعَفَاتِ هَجَرَ لَعَرَفْتَ إِنَّا عَلَى الْحَقِّ وَأَنَّهُمْ عَلَى الضَّلَالَةِ.

عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما جنگ صفین میں فرما رہے تھے کہ جو کہ چاہتا ہے کہ اسے موٹی آنکھوں والی حور ملے وہ ثواب کی نیت سے دونوں صفوں کے درمیان چلے۔ میں ایک ایسی صف کو دیکھ رہا ہوں جو تمہیں ایسی ضرب لگائے گی جس کے بارے میں جھوٹے شک کا شکار ہیں۔اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر وہ ہمیں تہس نہس کرکے رکھ دیں پھر بھی مجھے یقین ہوگا کہ میں حق پر اور وہ باطل پر ہیں.

📖 (مصنف ابن ابي شيبة : 547/7)

✍ مصنف ابن ابي شيبة کے محقق محمد عوامة لکھتے ہیں:

الوضيء: كذا، وترجمه ابن أبي حاتم 9 (212) وذكر أنه يروي عن علي، وقال الحافظ في ''الفتح'' 13/86 (7121): وأخرج ابن ابي شيبة بسد صحيح، عن أبي الرضا: سمعت عماراً فذكره، و ''أبو الرضاء'' تحريف عن: ابي الوضيء، وهو عباد بن نسيب الذي كان شرطة علي، والله اعلم.

الوضيء: یہ اسی طرح ہے، ابن ابي حاتم میں اس کا ترجمہ ہے 9 (212) اس میں ذکر کیا ہے کہ اس نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، حافظ ابن حجر نے ''الفتح'' 13/86 (7121) میں کہا کہ اس حدیث کو ابن ابي شیبہ نے ابو الرضاء کے طریق پر صحیح سند سے نکالا ہے وہ کہتے ہیں میں نے عمار رضی اللہ عنہ سے سنا پھر اس حدیث کو ذکر کیا، اور ابي الوضيء کے نام میں تحریف ہوکر ابو الرضاء ہوگیا ہے اور یہ عباد بن نسیب ہیں جو علی رضی اللہ عنہ کی پولیس کے سپاہی تھے. واللہ اعلم.

(تعليق على ابن ابي شيبة لمحمد عوامة : 11/406).

37840 - حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ، أَوْ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ عَمَّارٍ، قَالَ:

«لَوْ ضَرَبُونَا حَتَّى يُبْلِغُونَا سَعَفَاتِ هَجَرَ لَعَلِمْنَا إِنَّا عَلَى الْحَقِّ وَأَنَّهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ».

عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

« اگر وہ ہمیں تلواروں سے ماریں یہاں تک کہ ہمیں تہس نہس کردیں پھر بھی مجھے یقین ہوگا کہ ہم حق پر ہیں اور وہ باطل پر ہیں ».

37866 - حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ عَمَّارًا يَوْمَ صِفِّينَ شَيْخًا آدَمَ طِوَالًا وَيَدَاهُ تَرْتَعِشُ وَبِيَدِهِ الْحَرْبَةُ فَقَالَ: لَوْ ضَرَبُونَا حَتَّى بَلَغُوا بِنَا سَعَفَاتِ هَجَرَ لَعَلِمْتُ أَنَّ مَصْلَحَتَنَا عَلَى الْحَقِّ وَأَنَّهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ"

عبد اللہ بن سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے جنگ صفین میں عمار رضی اللہ کو دیکھا کہ وہ انتہائی بوڑھے تھے، ان کا ہاتھ کانپ رہا تھا اور ان کے ہاتھ میں نیزہ تھا، وہ کہہ رہے تھے کہ دشمن اگر ہمیں مار کر تہس نہس بھی کردیں تو بھی مجھے یقین ہوگا کہ ہمارے مصلحین حق پر اور وہ لوگ باطل پر ہیں.

37872 - حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ، سَمِعَهُ يَقُولُ :

« رَأَيْتُ عَمَّارًا يَوْمَ صِفِّينَ شَيْخًا آدَمَ طِوَالًا آخِذٌ حَرْبَةً بِيَدِهِ وَيَدُهُ تَرْعَدُ , فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ ضَرَبُونَا حَتَّى يَبْلُغُوا بِنَا سَعَفَاتِ هَجَرَ لَعَرَفْتَ أَنَّ مَصْلَحَتَنَا عَلَى الْحَقِّ وَأَنَّهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ » .

عبد اللہ بن سلمہ فرماتے ہیں کہ:

« میں نے جنگ صفین میں عمار رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ انتہائی بوڑھے تھے، ان کا ہاتھ کانپ رہا تھا اور ان کے ہاتھ میں نیزہ تھا۔ان سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ دشمن اگر ہمیں مار کر تہس نہس بھی کردیں تو بھی مجھے یقین ہوگا کہ ہمارے مصلحین حق پر اور وہ لوگ باطل پر ہیں » .

(مصنف ابن ابي شيبة : 547/7، 550/7، 551/7)

مصنف ابن ابي شيبة کے محقق محمد عوامة لکھتے ہیں:

عن غندر، عن شعبة. ورواه من طريق شعبة: ابن سعد (256-257 / 3)، وأحمد 4/319، وأبويعلى (1607 = 1610)، وابن حبان (7080)، والحاكم (3/384،392) وصححه على شرطهما، وليس في تلخيصه للذهبي.

وقوله رضي الله عنه ''لعلمت أن مصلحينا'': هو الصواب، ومعناه: صالحينا، وتحرف في طبعة ابن سعدإلى مصلحتنا. وقد رواه من هذا الوجه أحمد 4/319.

عن غندر، عن شعبہ اور شعبہ کے طریقے پر روایت کیا اس حدیث کو ابن سعد، اور احمد، اور ابو یعلیٰ، اور ابن حبان، اور حاکم نے اور اس کو صحیح کہا بخاری اور مسلم کی شرط پر. اور امام احمد نے اسی طریقے سے مسند میں روایت کیا ہے.

(مصنف ابن ابي شيبة بتحقيق محمد عوامة).

37841 - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: كُنْتُ إِلَى جَنْبِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ بِصِفِّينَ , وَرُكْبَتِي تَمَسُّ رُكْبَتَهُ , فَقَالَ رَجُلٌ:

« كَفَرَ أَهْلُ الشَّامِ , فَقَالَ عَمَّارٌ: لَا تَقُولُوا ذَلِكَ نَبِيُّنَا وَنَبِيُّهُمْ وَاحِدٌ , وَقِبْلَتُنَا وَقِبْلَتُهُمْ وَاحِدَةٌ ; وَلَكِنَّهُمْ قَوْمٌ مَفْتُونُونَ جَارُوا عَنِ الْحَقِّ , فَحَقَّ عَلَيْنَا أَنْ نُقَاتِلَهُمْ حَتَّى يَرْجِعُوا إِلَيْهِ » .

ریاح بن حارث فرماتے ہیں کہ میں جنگ صفین میں عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا، میرے گھٹنے ان کے گھٹنوں کو چھو رہے تھے، ایک آدمی نے کہا :

«کہ اہل شام نے کفر کیا۔عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ یوں نہ کہو، ان کے اور ہمارے نبی ایک ہیں، ان کا اور ہمارا قبلہ ایک ہے، وہ فتنہ میں مبتلا ہیں، انہوں نے حق سے اعراض کیا ہے، ہم پر لازم ہے کہ ہم ان سے قتال کریں تاکہ وہ حق پر واپس آجائیں » .

☜ 37842 - حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ حَسَنِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ شَيْخٍ، لَهُ يُقَالُ لَهُ رَبَاحٌ , قَالَ :

« قَالَ عَمَّارٌ: لَا تَقُولُوا: كَفَرَ أَهْلُ الشَّامِ , وَلَكِنْ قُولُوا: فَسَقُوا ظَلَمُوا » .

ریاح فرماتے ہیں کہ عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ یوں نہ کہو کہ اہل شام نے کفر کیا بلکہ یوں کہو کہ انہوں نے فسق کیا اور ظلم کیا.

☜ 37843 - حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ عَمَّارٍ، قَالَ:

لَا تَقُولُوا: كَفَرَ أَهْلُ الشَّامِ وَلَكِنْ قُولُوا: فَسَقُوا، ظَلَمُوا

« ریاح فرماتے ہیں: کہ عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یوں نہ کہوں کہ اہل شام نے کفر کیا بلکہ یوں کہو کہ انہوں نے فسق کیا اور ظلم کیا ».

📖(مصنف ابن ابي شيبة : 547/7)

✍ مصنف ابن ابی شیبۃ کے محقق محمد عوامۃ لکھتے ہیں:

رياح بن الحارث: هو النخعي هو الصواب وتحرف في النسخ، و ''فتح الباري'' 13/86 إلى: زياد بن الحارث والرجل مترجم في ''تهذيب الكمال'' وفروعه، وجاء على الصواب أيضاً في ''تاريخ دمشق'' 346-348 / 1، و ''تعظيم قدر الصلاة 2/546 (598-600)، وعنه ابن تيمية في ''منهاج السنة'' 3 / 6261.

ورضى الله عن أهل الإنصاف في الرضاء والغضب، مع الموالى والمخاصم مع المسالم والمحارب، ومن هذا المعين الحق والمنبع العذب الصافي قول على رضى الله عنه.

رواه ابن نصر في ''تعظيم قدر الصلاة'' (600) من طريق مسعر، به، وعبد الله: هو ابن رياح بن الحارث.

رياح بن الحارث: النخعی یہی صحیح ہے اور فتح الباری میں اور ابن ابی شیبہ کے نسخوں میں زیاد بن حارث ہوگیا ہے.

اللہ تعالی راضی ہو ان سے جو رضاء اور غضب دونوں حالتوں میں انصاف کے دامن کو نہیں چھوڑتے، خواہ وہ ان کا دوست ہو یا دشمن، خواہ وہ حالت امن میں ہوں یا حالت جنگ میں اپنے دشمن کے سامنے، اور اس معین

حق سے اور شہد سے زیادہ میٹھے پانی کے منبع سے. قول علی رضی اللہ عنہ. اس کو ابن نصر نے تعظیم قدر الصلاۃ مسعر کے طریق سے اسی طرح روایت کیا ہے، اور عبد اللہ سے مراد ابن ریاح بن الحارث ہیں.

📖 (مصنف ابن ابي شيبة بتحقيق محمد بن عوامة : 11/407).

☜ 37846 - حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

« بَيْنَمَا عَلِيٌّ آخِذٌ بِيَدِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَهُوَ يُطَوِّفُ فِي الْقَتْلَى إِذْ مَرَّ بِرَجُلٍ عَرَفْتُهُ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ , عَهْدِي بِهَذَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ: وَالْآنَ؟ » .

سعد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ:

« علی رضی اللہ عنہ عدی بن حاتم کا ہاتھ پکڑے مقتولین کے درمیان سے گزر رہے تھے کہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے میں نے اسے پہچان لیا اور کہا کہ اے امیر المومنین میں اس آدمی کے بارے میں گوہی دیتا ہوں کہ یہ مومن ہے۔انہوں نے فرمایا: کہ اب اس کا کیا حکم ہے؟ » .

☜ 37847 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ حَدَّثَنَا فِطْرٌ، عَنْ أَبِي الْقَعْقَاعِ، قَالَ :

« رَأَيْتُ عَلِيًّا عَلَى بَغْلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْبَاءِ يَطُوفُ بَيْنَ الْقَتْلَى » .

ابو قعقاع فرماتے ہیں کہ :

« میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مادہ خچر شہباء پر سوار ہوکر مقتولین کے گرد چکر لگا رہے تھے » .

☜ 37848 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَ حَدَّثَنَا صُهَيْبٌ الْفَقْعَسِيُّ أَبُو أَسَدٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: مَا كَانَتْ أَوْتَادُ فَسَاطِيطِنَا يَوْمَ صِفِّينَ إِلَّا الْقَتْلَى , وَمَا كُنَّا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْكُلَ الطَّعَامَ مِنَ النَّتْنِ , قَالَ: وَقَالَ رَجُلٌ:

« مَنْ دَعَا إِلَى الْبَغْلَةِ لِيَوْمِ كُفْرِ أَهْلِ الشَّامِ , قَالَ: فَقَالَ: مِنَ الْكُفْرِ فَرُّوا » .

صُهَيْبٌ الْفَقْعَسِيُّ ابو اسد کہتے ہیں کہ جنگ صفین میں ہمارے خیموں کے باہر لاشیں پڑی تھیں اور ہم بدبو کی وجہ سے کھانا بھی نہیں کھاسکتے تھے۔ایک آدمی نے کہا جس دن اہل شام نے کفر کیا اسی دن خچر کسی نے منگوایا تھا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ کفر سے بھاگے تھے.

✍ مصنف ابن ابي شيبة کے محقق محمد بن عوامۃ لکھتے ہیں:

’’قال: والآن‘‘ أي: قال علي رضي الله عنه: وهذا الرجل الآن مؤمن لم نحكم عليه بكفر، وإن قاتلنا. وقد روي ابن عساكر في ’’تاريخه‘‘ 1/344 من وجه آخر عن محمد بن قيس، عن سعد بن إبراهيم، بأتم منهم مع جملة أخبار أخرى قبله وبعده*، عن علي رضي الله عنه، كلها تدور حول هذا المعنى.

رواه عن المصنف: البخاري في ’’تاريخه‘‘ 4 (3015) ترجمة صلهب، ومن طريق المصنف: ابن عساكر في ’’تاريخه‘‘ 1/345، وصرحت روايته أن علياً رضي الله عنه هو الذي قال:

«من الكفر فرّوا».

علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ شخص اب بھی مومن ہے ہم اس پر کفر کا حکم نہیں لگائیں گے اگرچہ اس نے ہمارے (خلاف) قتال کیا. اور ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں دوسری سند سے بواسطہ محمد بن قیس وہ بواسطہ سعد بن ابراہیم روایت کرتے ہیں مکمل خبر بیان کی پہلے اور بعد کی تمام خبر علی رضی اللہ عنہ سے مصنف کی روایت بخاری نے اپنی تاریخ میں بیان کی ہے صلھب کے ترجمے میں مصنف کے طریقے کے مطابق اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں ان تمام روایتوں کو صراحت کے ساتھ بیان کیا ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ہی اس قول کو ادا کیا ہے وہ کہتے ہیں:

« کفر ہی سے تو بھاگے ہیں ».

(مصنف ابن ابي شيبة بتحقيق محمد بن عوامة : 11/407).

اللہ کے فضل سے ہم نے تمام روایتوں کو اس پوسٹ میں ایک جگہ پر جمع کردیا ہے تاکہ ہر شخص جان لے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اہل شام کی تکفیر ہرگز نہیں کی بلکہ انہیں اپنا بھائی قرار دیتے ہوئے یہ کہا کہ انہوں نے ہم سے بغاوت کی ہے اور قتال کیا تو ہم نے ان سے قتال کیا۔اور اہل شام کے مقتولین پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھی اور ان کی مغفرت کی دعا کی۔یہاں تک کہ جو لوگ اہل شام کے بارے میں غلو کرتے ہوئے ان کی تکفیر کر رہے تھے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے صراحت کے ساتھ منع کیا کہ وہ ہمارے بھائی ہیں انہوں نے کفر نہیں کیا۔

☜ : أخبرنا أبو غالب بن البنا ، أنا أبو محمد الجوهري ، أنا أبو الفضل عبيد الله بن عبد الرحمن بن محمد الزّهري ، نا أبو عمر حمزة بن القاسم بن عبد العزيز الهاشمي ، [نا محمد بن عثمان] ، نا أبو بلال الأشعري ، نا أبو معاوية محمد بن خازم ، عن محمد بن قيس ، عن سعد بن إبراهيم ، قال : خرج علي . وهم يذكرون قتلى علي بن أبي طالب . ذات يوم ومعه عدي بن حاتم الطائي ، فإذا رجل من طيّيء قتيل قد قتله أصحاب علي. فقال عدي : يا ويح هذا ، كان أمس مسلما واليوم كافرا. فقال علي : مهلا، كان أمس مؤمنا وهو اليوم مؤمن.

سعد بن ابراہیم کہتے ہیں علی رضی اللہ عنہ ایک دن عدی بن حاتم الطائی کے ساتھ مقتولین پر نکلے تو وہاں پر قبیلہ طے کا ایک شخص مقتول پایا جو علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کے ہاتھوں قتل ہوا تھا، عدی نے کہا افسوس اس شخص پر، کل یہ مسلم تھا اور آج یہ کافر ہوگیا، پس علی رضی اللہ عنہ نے کہا ٹھہر جاؤ، یہ کل بھی مومن تھا اور آج بھی مومن ہے.

📖 (تاريخ دمشق لابن عساكر الدمشقي : 1/344)

☜ أخبرنا أبو بكر وجيه بن طاهر الشحّامي ، أنا أبو حامد أحمد بن الحسن بن محمد الأزهري ، أنا أبو محمد الحسن بن أحمد بن محمد بن الحسن المخلدي ، نا أبو نعيم عبد الملك بن محمد بن عدي ، نا إسحاق بن إبراهيم ، أنا سعد بن سعيد ، نا سفيان ، عن جعفر بن محمد ، عن أبيه قال :

« ذكر عند علي يوم صفّين أو يوم الجمل . فذكرنا الكفر قال : لا تقولوا ذلك ، وزعموا أنّا بغينا عليهم ، وزعمنا أنهم بغوا علينا فقاتلناهم على ذلك » .

« ایک دن سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے سامنے صفین یا جمل کے دن کا تذکرہ ہوا۔تو ہم نے ان کا کفر ذکر کیا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ایسا مت کہو، انہوں نے یہ گمان کیا ہم نے ان پر زیادتی کی ہے، اور ہم نے گمان کیا کہ انہوں نے ہم سے بغاوت کی ہے تو ہم نے اس بغاوت کرنے کی وجہ سے ان سے قتال کیا » .

📖 (تاريخ دمشق لابن عساكر الدمشقي : 1/343)

☜ وأنا أبو الفتح نصر بن القاسم بن الحسن الدمشقي . بدمشق . أنا أبو محمد الحسن بن علي بن عبد الواحد بن البرّي ح ، وأخبرنا أبو القاسم نصر بن أحمد السّوسي ، أنا أبو محمد الحسن بن علي بن البرّي ، وأبو الفضل أحمد بن علي بن الفضل بن ظاهر بن الفرات ح.

وأخبرنا أبو الحسين أحمد بن سلامة بن يحيى الأبّار وأبو نصر غالب بن أحمد بن المسلم الأنصاري ، قالا : أنا أبو الفضل أحمد بن علي بن الفرات قالوا : أنا أبو محمد بن أبي نصر ، أنا أبو الميمون عبد الرحمن بن عبد الله بن عمر بن راشد ، نا أبو زرعة [عبد الرحمن بن عمرو النصري ، نا أبو نعيم ، نا سفيان ،] عن جعفر بن محمد ، عن أبيه ، قال :

« سمع علي يوم الجمل ـ أو يوم صفين ـ رجلا يغلو في القول بقول الكفرة قال : لا تقولوا ، فإنهم زعموا أنّا بغينا عليهم ، وزعمنا أنهم بغوا علينا » .

امام جعفر الصادق اپنے والد امام باقر سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے والد امام علی بن حسین (زین العابدین) سے روایت کرتے ہیں:

« جمل والے یا صفین کے دن سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو اپنے قول میں غلو کرتے ہوئے دیکھا کہ وہ (اہل شام کی) تکفیر کر رہا ہے۔ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا مت کہو انہوں نے یہ گمان کیا کہ ہم نے ان پر زیادتی کی ہے، اور ہم نے گمان کیا کہ انہوں نے ہم سے بغاوت کی ہے » .

📖 (تاريخ دمشق لابن عساكر الدمشقي : 342 - 343 /1).

☜ وأخبرنا أبو عبد الله البلخي ، أنا أبو الحسن بن أيوب ، أنا أبو علي بن شاذان ، أنا أبو الحسن الطيبي ، نا إبراهيم الكسائي ، نا يحيى بن سليمان ، حدثني زيد بن الحباب ، أخبرني إسحاق بن أبي بكر مولى حويطب المدني ، حدّثني عبد الرحمن بن نافع القاري ، عن أبيه قال : قدمت العراق فدخلت دار علي بن أبي طالب التي كان يسكن ، فإذا الموالي حلقتان يتحدثون ، فجلست معهم ، فخرج علي وهم يذكرون قتلى علي ومعاوية ، فقالوا : قبلتنا واحدة وإلهنا واحد ونبينا واحد. فأين قتلانا وقتلاهم؟ فأقبل علي ، فلما رآهم قصد إليهم فسكتوا ، فقال علي : ما كنتم تقولون؟ فسكتوا. فقال علي : عزمت عليكم لتخبرنّي فقالوا : ذكرنا قتلانا وقتلى معاوية ، وإن قبلتنا واحدة وإلهنا واحد وديننا واحد ، فقال علي : فإني أخبركم عن ذلك ، إن الحساب عليّ وعلى معاوية.

نافع القاری کہتے ہیں میں عراق آیا تو میں علی بن ابی طالب کے کے گھر میں داخل ہوا جس میں وہ رہائش پذیر تھے، ان کے ساتھی دو حلقوں میں بیٹھے آپس میں بات کر رہے تھے، میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا، علی رضی اللہ عنہ نکلے تو وہ لوگ آپس میں علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقتولین کے بارے میں گفتگو

کر رہے تھے، انہوں نے کہا: ہمارا اور ان کا قبلہ ایک ہی ہے ہمارا الٰہ اور ان کا الٰہ ایک ہی ہے اور نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی ایک ہے. تو پھر ہمارے مقتولین اور ان کے مقتولین کہاں ہیں؟ پس علی رضی اللہ عنہ آئے، جب انہوں نے دیکھا کہ علی رضی اللہ عنہ انہی کا طرف کا قصد کر رہے ہیں تو وہ لوگ خاموش ہوگئے، علی رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا تم لوگ کیا کہہ رہے تھے؟ پس وہ لوگ خاموش رہے۔تو علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا تم لوگ مجھے بتانا چاہ رہے تھے، انہوں نے کہا: ہم اپنے اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقتولین کا ذکر کر رہے تھے، اگرچہ ہمارا اور ان کا قبلہ ایک ہی ہے ہمارا اور ان کا الٰہ ایک ہے ہمارا اور ان کا دین ایک ہی ہے، علی رضی اللہ عنہ نے کہا میں تمہیں اس بات کی خبر دیتا ہوں کہ ان مقتولین کا حساب مجھ پر اور معاویہ پر ہے.

📖 (تاريخ دمشق لابن عساكر الدمشقي: 343 - 1/344).

☜ أنبأنا أبو الحسين عبد الرحمن بن عبد الله بن الحسن بن أبي الحديد ، أنا جدي أبو عبد الله ، أنا أبو الحسن علي بن الحسن بن علي الرّبعي ، أنا أبو الحسين عبد الوهاب بن الحسن ، أنا محمد بن عبد الله بن عبد السلام ، نا محمد بن عمرو ، نا بقية ، نا محمد بن راشد ، عن مكحول أن أصحاب علي سألوه عن من قتلوا من أصحاب معاوية قال : هم المؤمنون.

مکحول کہتے ہیں علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقتولین کے بارے میں سوال کیا، تو علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: وہ مومن ہیں.

📖 (تاريخ دمشق لابن عساكر الدمشقي: 1/344).

☜ أنبأنا أبو البركات عبد الوهاب بن المبارك الأنماطي الحافظ ، وأبو عبد الله الحسين بن ظفر بن الحسين بن المناطقي قالا : أنا أبو الحسين المبارك بن عبد الجبّار الطّيّوري ، أنا أبو بكر عبد الباقي بن عبد الكريم بن عمر ، أنا أبو الحسين عبد الرحمن بن عمر الخلّال ، أنا محمد بن أحمد بن يعقوب بن شيبة ، نا جدي ، نا عبد الله بن محمد ، نا يحيى بن آدم ، نا أبو بكر بن عياش ، نا صلهب أبو أسد الفقعسي ، عن عمّه قال : قال رجل يوم صفّين : من دعا إلى البغلة يوم كفر أهل الشام ؟ قال : فقال علي : من الكفر فرّوا.

ابو اسد الفقعسی اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں قال کہتے ہیں: صفین والے دن ایک آدمی نے کہا جس دن اہل شام نے کفر کیا اسی دن خچر کسی نے منگوایا تھا؟ کہتے ہیں: علی رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ کفر سے تو بھاگے تھے.

📖 (تاريخ دمشق لابن عساكر الدمشقي : 1/345).

☜ أخبرنا أبو القاسم بن السمرقندي ، أنا أبو محمد أحمد وأبو الغنائم محمد ، ابنا علي بن الحسن بن أبي عثمان ، وأبو القاسم علي بن أحمد بن البسري ، وأبو طاهر أحمد بن محمد بن إبراهيم القصّاري ، وأبو الحسن علي بن محمد بن محمد بن محمد الأنباري الخطيب ، قالوا : أنا أبو عمر عبد الواحد بن محمد بن عبد الله بن مهدي ، أنا محمد بن أحمد بن يعقوب بن شيبة ، نا جدي يعقوب ، نا عثمان بن محمد ، نا أبو أسامة ، نا هشام بن عروة ، أخبرني عبد الله بن عروة ، حدثني رجل شهد صفّين قال : رأيت عليًا خرج في بعض تلك الليالي فنظر إلى أهل الشام فقال : اللهم اغفر لي ولهم. قال : فأتي عمّار فأخبر فقال : جروا له الحصير فأجرّه لكم.

عبد اللہ بن عروۃ کہتے ہیں: مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا جو صفین میں حاضر تھا، اس نے کہا: میں نے علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا صفین کی راتوں میں انہوں نے اہل شام (کے مقتولین) کی طرف نظر دوڑائی اور کہا: اے اللہ میری اور اہل شام کی بخشش فرمادے، کہتے ہیں عمار رضی اللہ عنہ لائے گئے آپ نے فرمایا: عمار کے لئے چٹائی بچھاؤ تمہارے لئے اجر ہوگا۔

☜ قال : ونا جدي ، نا عثمان بن محمد ، نا وكيع ، عن حنش بن الحارث ، عن رياح بن الحارث ، قال : قال عمّار بن ياسر : لا تقولوا كفر أهل الشام قولوا ظلموا فسقوا.

ریاح بن حارث کہتے ہیں: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ مت کہو کہ اہل شام نے کفر کیا بلکہ یوں کہو انہوں نے ظلم کیا فسق کیا۔

☜ قال : ونا جدي ، نا يعلى بن عبيد ، نا مسعر ، عن عبيد الله بن رياح بن الحارث قال : قال عمّار : لا تقولوا كفر أهل الشام ، قولوا : ظلموا ، قولوا : فسقوا.

عبید اللہ بن ریاح بن حارث کہتے ہیں: عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مت کہو کہ اہل شام نے کفر کیا، بلکہ یوں کہو کہ انہوں نے ظلم کیا فسق کیا۔

☜ أخبرنا أبو القاسم زاهر بن طاهر الشّحّامي ، أنا أبو بكر البيهقي ، أنا أبو زكريا ابن أبي إسحاق ، أنا أبو عبد الله بن يعقوب ، نا محمد بن عبد الوهّاب ، أنا جعفر بن عون ، أنا مسعر ، عن عبد الله بن رياح ، أنّ عمارا قال : لا تقولوا كفر أهل الشام ، ولكن قولوا فسقوا وظلموا.

عبد اللہ بن ریاح کہتے ہیں: عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مت کہو کہ اہل شام نے کفر کیا، بلکہ یوں کہو کہ انہوں نے ظلم کیا فسق کیا۔

📖 (تاريخ دمشق لابن عساكر الدمشقي : 346 - 1/347).

☜ أخبرنا أبو عبد الله الحسين بن محمد بن خسرو البلخي ، أنا أبو الحسن علي بن الحسين بن أيوب ، أنا أبو علي بن شاذان ، أنا أبو الحسن أحمد بن إسحاق بن نيخاب الطيبي ، نا أبو إسحاق إبراهيم بن الحسين الكسائي ، نا يحيى بن سليمان الجعفي ، نا يعلى ، عن مسعر بن كدام ، عن عبد الله بن رياح بن الحارث النّخعي ، عن أبيه قال : قال عمّار بن ياسر : لا تقولوا كفر أهل الشام ولكن قولوا : ظلموا ، قولوا : فسقوا.

عبد اللہ بن ریاح بن حارث نخعی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مت کہو کہ اہل شام نے کفر کیا، بلکہ یوں کہو کہ انہوں نے ظلم کیا فسق کیا۔

☜ وأخبرنا أبو عبد الله البلخي ، أنا أبو الحسن بن أيوب ، أنا أبو علي بن شاذان ، أنا أبو الحسن الطيبي ، نا إبراهيم الكسائي ، نا يحيى الجعفي ، نا وكيع ، حدثني حنش : أنه سمع رياح بن الحارث النخعي يقول : قال عمار بن ياسر : لا تقولوا كفر أهل الشام ولكن قولوا ظلموا.

حنش کہتے ہیں: انہوں ریاح بن حارث نخعی سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ عمار بن یاسر رضی اللہ نے فرمایا: یہ مت کہو کہ اہل شام نے کفر کیا بلکہ یوں کہو کہ انہوں نے ظلم کیا۔

☜ أخبرنا أبو القاسم بن السمرقندي ، أنا أبو محمد أحمد وأبو الغنائم محمّد ، ابنا علي بن الحسن بن أبي عثمان وأبو القاسم بن البسري وأبو طاهر أحمد بن محمد القصّاري ، وأبو الحسن علي بن محمد الأنباري قالوا : أنا أبو عمر عبد الواحد بن محمد بن مهدي ، أنا محمد بن أحمد بن يعقوب بن شيبة ، نا جدي يعقوب ، نا ابن الأصبهاني وهو محمد بن سعيد ، أنا شريك ، عن حنش ، عن رياح بن الحارث ، قال : سمع عمّار رجلا يقول : كفر أهل الشام قال : لم يكفروا ، إن حجتنا وحجتهم واحدة ، وقبلتنا وقبلتهم واحدة ، ولكنهم قوم مفتونون جاروا عن الحق ، فحقّ علينا أن نردّهم إلى الحق.

ریاح بن حارث کہتے ہیں: عمار رضی اللہ عنہ نے ایک شخص یہ کہتے ہوئے سنا کہ اہل شام نے کفر کیا، تو انہوں نے کہا: اہل شام نے کفر نہیں کیا ہماری اور ان کی دیک ہی دلیل ہے، ہمارا اور ان کا قبلہ ایک ہے، لیکن وہ

ایسی قوم ہیں جو فتنے میں مبتلا ہوگئے اور انہوں نے حق سے انحراف کیا، پس ہم پر لازم ہے کہ ہم ان کو حق کی طرف واپس لائیں.

📖 (تاريخ دمشق لابن عساكر الدمشقي : 1/347).

☜ وأخبرنا أبو القاسم بن السمرقندي ، أنا أبو محمد وأبو الغنائم ، ابنا أبي عثمان ، وأبو القاسم بن البسري وأبو طاهر القصّاري وأبو الحسن الأنباري ، قالوا : أنا عبد الواحد بن محمد بن مهدي ، أنا محمد بن أحمد بن يعقوب بن شيبة ، نا جدي يعقوب ، نا أبو نعيم الفضل بن دكين ، نا حنش ـ يعني ـ ابن الحارث ، نا الحسن بن الحكم النّخعي ، عن رياح بن الحارث. قال حنش : وأراني قد سمعته من رياح بن الحارث قال رجل من أهل الكوفة : كفر أهل الشام وربّ الكعبة فقال عمّار : لا تقل كفروا ولكنهم قوم مفتونون بغوا علينا فحقّ علينا قتالهم.

حنش کہتے ہیں میں اس کو ریاح بن حارث سے سنا ہے اہل کوفہ میں سے ایک شخص نے کہا: کعبہ کی رب کی قسم اہل شام نے کفر کیا عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مت کہہ کہ اہل شام نے کفر کیا لیکن وہ قوم فتنے میں پڑگئی اور ہم سے بغاوت کی پس ہم پر حق ہے کہ ہم ان سے قتال کریں.

☜ أخبرنا أبو القاسم بن السمرقندي ، أنا أبو محمد وأبو الغنائم ، ابنا أبي عثمان ، وأبو القاسم بن البسري ، وأبو طاهر القصّاري وأبو الحسن الأنباري ، قالوا : أنا أبو عمر بن مهدي ، أنا محمد بن أحمد بن يعقوب بن شيبة ، نا جدي يعقوب ، نا يزيد بن هارون ، أنا الحسن بن الحكم أبو الحكم ، عن رياح بن الحارث قال : كنت إلى جنب عمّار بن ياسر بصفّين ، وركبتي تمس ركبته. فقال رجل : كفر أهل الشام . فقال عمّار : لا تقل. ذلك نبينا ونبيّهم واحد ، وقبلتنا وقبلتهم واحدة ، ولكنهم قوم مفتونون جاروا عن الحقّ ، فحقّ علينا أن نقاتلهم حتى يرجعوا إليه.

ریاح بن حارث کہتے ہیں: میں صفین میں عمار رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اور میرے گھٹنے ان کے گھٹنے کو چھو رہے تھے۔ایک شخص نے کہا اہل شام نے کفر کیا، عمار رضی اللہ نے کہا: ایسا مت کہو، ہمارا اور ان کا نبی ایک ہے، ہمارا قبلہ اور ان کا ایک ہے، لیکن وہ ایسی قوم ہیں جو فتنے میں مبتلا ہو کر حق سے انحراف کردیا پس ہم پر حق ہے کہ ان سے قتال کریں یہاں تک وہ اس حق کی طرف واپس آجائیں.

📖 (تاريخ دمشق لابن عساكر الدمشقي : 1/348).

☜ 37861 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَسَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا كَيْسَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَوْلَايَ يَزِيدُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ عَلِيٍّ يَوْمَ صِفِّينَ , فَكَانَ إِذَا أُتِيَ بِالْأَسِيرِ قَالَ: لَنْ أَقْتُلَكَ صَبْرًا , إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ , وَكَانَ يَأْخُذُ سِلَاحَهُ وَيُحَلِّفُهُ: لَا يُقَاتِلُهُ , وَيُعْطِيهِ أَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ"

یزید بن بلال کہتے ہیں کہ میں صفین میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے شریک تھا، جب ان کے پاس کوئی قیدی لایا جاتا تو وہ فرماتے کہ میں تمہیں ہرگز قتل نہیں کروں گا، مجھے اللہ رب العالمین کا خوف مانع ہے۔ آپ اس کا ہتھیار لے لیتے اور اس سے قسم لیتے کہ وہ ان سے قتال نہیں کرے گا اور اسے چار درہم عطا کرتے.

📖 (مصنف ابن ابی شیبۃ : 549/7).

☜ 37859 حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ إِذَا أُتِيَ بِأَسِيرِ صِفِّينَ أَخَذَ دَابَّتَهُ وَسِلَاحَهُ , وَأَخَذَ عَلَيْهِ أَنْ يَعُودَ , وَخَلَّى سَبِيلَهُ".

ابو جعفر فرماتے ہیں کہ جنگ صفین میں جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی قیدی لایا جاتا تو آپ اس کی سواری اور اسلحہ لے لیتے اور اس سے عہد لیتے کہ وہ واپس لشکر میں نہیں جائے گا اور اس کو آزاد کردیتے.

📖 (مصنف ابن ابی شیبۃ : 549/7)

## امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور بعض کبار صحابہ نے اہل شام کی تکفیر کرنے سے منع فرمایا ہے اور انہوں نے اہل شام پر ایمان اور اسلام کا حکم لگایا ہے.

✍ عبد اللہ بن عبد الرحمن السعد

● وقال المروزي : حدثنا هارون بن عبد الله، ثنا محمد بن عبيد، ثنا مسعر، عن ثابت أبي الهذيل، قال : سألت أبا جعفر عن أصحاب الجمل، فقال : مؤمنون . أو قال : ليسوا كفارا .

ثابت بن أبي الهذيل فرماتے ہیں : میں نے ابو جعفر سے اصحاب الجمل کے متعلق سوال کیا ، انہوں نے فرمایا : وہ مؤمن ہیں . یا یہ کہا کہ : وہ کافر نہیں ہیں .

أبو جعفر : یہ محمد الباقر بن علي بن الحسين بن علي بن ابي طالب رضی اللہ عنہم ہیں ۔

📖 ( تعظيم قدر الصلاة للإمام المروزي (٦٠١) .

- وقال المروزي : حدثنا هارون، ثنا يعلى، ثنا مسعر، عن ثابت بن أبي الهذيل، عن أبي جعفر، نحوه .

📖 ( تعظيم قدر الصلاة للإمام المروزي (٦٠٢) .

- وقال المروزي : حدثنا محمد بن يحيى، ثنا يعلى، ثنا مسعر، عن ثابت بن أبي الهذيل عن أبي جعفر : سألت أبا جعفر عن أصحاب الجمل، فقال : ''مؤمنون وليسوا بكفار'' .

ثابت بن أبي الهذيل فرماتے ہیں : میں امام باقر ابو جعفر سے اصحاب جمل کے متعلق پوچھا ، تو انہوں نے فرمایا : اصحاب الجمل مومن ہیں کفار نہیں

📖 ( تعظيم قدر الصلاة للإمام المروزي (٦٠٣) .

میں کہتا ہوں : اسی طرح ابو بکر بن أبي شيبة نے مصنف میں روایت کیا ہے :

٣٧٧٦٨ - قال ابو بكر بن أبي شيبة ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ، يَقُولُ: لَمْ يَكْفُرْ أَهْلُ الْجَمَلِ .

ثابت بن عبید کہتے ہیں : میں نے ابوجعفر الباقر سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ اہل جمل نے کفر نہیں کیا ۔

📖 ( ابو بکر بن أبي شيبة نے روایت کیا مصنف ٧/٥٣٥ میں ) .

- عبد اللہ بن عبد الرحمن السعد فرماتے ہیں : اور اہل شام کا بھی حکم وہی ہے جو اہل جمل کا ہے ۔

# خوارج سے متعلق حضرت علی رضی اللہ کے قول اخواننا بغوا علينا کی تحقیق

☜ سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ: زید کہتا ہے کہ: خوارج ہمارے اسلامی بھائی ہیں اور اس پر وہ دلیل یہ دیتا ہے کہ :خوارج کے متعلق حضرت علی نے فرمایا: "هؤلا اخواننا قد بغوا علينا" .

☜جواب

کتب حدیث کے تتبع سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول (هولاء اخواننا قد بغوا علینا) اہل جمل یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں تھا، خوارج کے بارے میں نہیں تھا۔

روایت ملاحظہ ہو: سُئِلَ عَلِي ، عَنْ أَهلِ الْجَمَلِ ، قَالَ : قِيلَ : أَمُشْرِكونَ هم ، قَالَ : مِنَ الشِّرْك فَرُّوا ، قِيلَ : أَمُنَافِقُونَ هم ، قَالَ : إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لاَ يذْكرُونَ اللَّه إِلاَّ قَلِيلاً ، قِيلَ : فَمَا هم ، قَالَ : إِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا. ذكره البيهقي في السنن الكبرى (173.182/8) وابن أبي شيبة في المصنف(332/15)۔

خوارج کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے الفاظ یہ ہیں ( قوم بغوا علینا)، اخواننا کے الفاظ ثابت نہیں

۔

ملاحظہ ہو: فقد روى عبد الرزاق(150/10) وابن أبي شيبة (332/15) وابن نصر في تعظيم قدر الصلاة(591-594) والبيهقي( 174/8 ) عن طارق بن شهاب قال:( كنت عند علي فسئل عن أهل النهروان أهم مشركون؟ قال: من الشرك فروا۔ قيل: فمنافقون هم؟ قال: إن المنافقين لايذكرون الله إلا قليلا۔ قيل له: فما هم؟ قال قوم بغوا علينا)۔

البتہ علامہ ابن کثیر نے «البداية النهاية » میں خوارج سے متعلق حضرت علی رضی اللہ کے الفاظ جو نقل کیے ہیں اس میں اخواننا کے الفاظ ہیں، لیکن اس روایت میں ایک راوی ہیثم ابن عدی بھی ہے، جس کو محدثین کی ایک بڑی تعداد نے منکر الحدیث اور کذاب کہا ہے،کما فی ترجمته فی تاریخ بغداد(50/14 )

لہذا مستند اور صحیح روایات کے مطابق حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوارج کو اسلامی بھائی قرار نہیں دیا، بلکہ یہ قول جنگ جمل کے موقع پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں کہا تھا۔فقط واللہ اعلم

فتوی نمبر : 143809200001

دارالافتاء : جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

فتوی کا لنک:

الحمد للہ ہم نے اھل السنۃ والجماعۃ کے مصادر سے کتب احادیث کے ذریعے اپنی استطاعت کے مطابق وہ تمام دلائل نقل کردیئے ہیں جن سے حتمی طور پر یہ بات ثابت ہوتی ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ ، سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کے نزدیک اہل شام کی جو تکفیر کرتا ہے وہ کتاب و سنت کے نصوص کی خلاف ورزی کرتا ہے اور ساتھ ہی سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کی مخالفت کرتا ہے۔اہل شام کی تکفیر سے سیدنا علی اور سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم نے منع کیا ہے۔متعدد روایتوں سے یہ بات ثابت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے اہل شام کے لئے مغفرت کی دعا کی ہے اور ان کو اپنا بھائی قرار دیتے ہوئے یہ کہا ہے کہ ہمارے بھائیوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی تو ہم پر حق ہے کہ ہم ان سے قتال کریں اور انہیں حق کی طرف واپس لوٹائیں یہی قرآن کا فیصلہ ہے جب مومنین کے دو گروہ آپس میں لڑجائیں تو دونوں بھائیوں کے درمیان صلح کروا دو لیکن اگر اس میں سے کوئی گروہ بغاوت کرے تو سب مل کر اس باغی گروہ سے لڑو تاکہ وہ حق کی طرف لوٹ آئے۔بعض کم علم لوگ اپنی کم علمی کی وجہ سے اس مخمصے کا شکار ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ کو تو اس وقت تک لڑنا چاہیئے تھا جب تک کہ باغی گروہ حق کی طرف واپس نہ لوٹ آئے تو ان لوگوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جمل میں باغی گروہ شکست کھا کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی اطاعت کرچکا تھا۔جہاں تک اہل صفین کا معاملہ ہے تو جب انہیں شکست ہونے لگی تو انہوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی جانب صلح کا پیغام بھیجا کہ کتاب اللہ سے فیصلہ کرلیں۔تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان کی شکست خوردگی سے فائدہ اٹھانے کی بجائے اپنے بھائیوں کے ساتھ رحمدلی کا برتاؤ کیا اور ان کی یہ درخواست قبول کرلی اور یہ بھی قرآن ہی کا فیصلہ ہے فالصلح خیر. لہٰذا کسی طور سے تلک فئۃ الباغیۃ والی حدیث سے اہل شام کی تکفیر پر حجت نہیں پکڑی جاسکتی۔ایسا کرنا باطل ہے۔اھل السنۃ والجماعۃ کے منہج کے خلاف ہے بلکہ شیعہ بھی اس حدیث سے اہل شام کی تکفیر کے قائل نہیں ہیں ہم ذیل میں ان شاء اللہ شیعہ کے مصادر سے اس بات کو ثابت کریں گے اللہ کی مدد سے.

## ✓ شیعۃ مصادر سے اہل شام کی عدم تکفیر کا ثبوت

1) مشہور شیعہ عالم باقر مجلسی نے اپنی کتاب ''بحار الانوار'' میں علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے:

بحار الأنوار المجلسي ج 32 صفحة 324 :

(عن جعفر عن أبيه أن عليا (عليه السلام) كان يقول لأهل حربه : إنا لم نقاتلهم على التكفير لهم ولم نقاتلهم على التكفير لنا ولكنا رأينا أنا على حق ورأوا أنهم على حق . 298 قرب الإسناد : بالاسناد قال : إن عليا لم يكن ينسب أحدا من أهل حربه إلى الشرك ولا إلى النفاق ولكنه كان يقول : هم إخواننا بغوا علينا).

جعفر (الصادق) اپنے والد امام محمد (الباقر) سے روایت کرتے ہیں: کہ علی علیہ السلام اہل حرب کے متعلق فرماتے ہیں: ہم ان سے ان کی تکفیر کی وجہ سے قتال نہیں کر رہے ہیں اور نہ ہم ان سے اس وجہ سے قتال کر رہے ہیں کہ انہوں نے ہماری تکفیر کی ہے لیکن ہم اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہیں اور ہمارے مخالفین اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہیں، اسناد کے ساتھ بیان کیا: علی علیہ السلام نے اہل حرب میں سے کسی کو شرک کی طرف منسوب نہیں کیا اور نہ ہی ان کو نفاق کی طرف منسوب کیا لیکن ان کے متعلق علی علیہ السلام نے یہی فرمایا: وہ ہمارے بھائی ہیں انہوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی ہے.

(بحار الأنوار | المجلسي | 324/32 | مصادر الحديث الشيعية ـ القسم العام دار إحياء التراث العربي بيروت لبنان)

2) مسند علی امام علیہ السلام میں اس روایت کو بیان کیا گیا ہے

قال الله تعالى في محكم كتابة المجيد

((وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ)) (9) الحجرات

وقال امير المؤمنين علي عليه السلام حينما سئل ، فقال " : إخواننا بغوا علينا ) ولم يخرجهم عن حكم أهل الاسلام ـ عن محمّد بن داود بإسناده، عن علي (عليه السلام) : أنّه سئل عن قتلى الجمل: أمشركون هم؟ قال: لا بل من الشرك فرّوا، قيل: فمنافقون؟ قال: لا إنّ المنافقين لا يذكرون الله إلاّ قليلا، قيل: فما هم؟ قال: اخواننا بغوا علينا فنُصِرنا عليهم.

اللہ تعالیٰ نے محکم کتاب المجید میں فرمایا ہے:

اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرادو، پس اگر ایک ان میں دوسرے پر ظلم کرے تو اس سے لڑو جو زیادتی کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع کرے، پھر اگر وہ

رجوع کرے تو ان دونوں میں انصاف سے صلح کرادو اورانصاف کرو، بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

امیر المؤمنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں: جس وقت ان سے سوال کیا گیا، تو انہوں نے فرمایا: ہمارے بھائی ہیں جنہوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی، اس بغاوت کی وجہ سے وہ اسلام کے حکم سے خارج نہیں ہوئے، محمد بن داؤد سے سند کے ساتھ علی علیہ السلام سے روایت کیا گیا ہے: کہ ان سے جنگ جمل کے مقتولین سے متعلق سوال کیا گیا: کیا وہ مشرک تھے؟ تو علی علیہ السلام نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ شرک سے تو فرار ہوئے تھے، پوچھا گیا: کیا وہ منافق تھے؟ علی علیہ السلام نے فرمایا: نہیں، منافقین تو اللہ کا ذکر بہت کم کرتے ہیں، پوچھا گیا پھر کیا تھے وہ؟ علی علیہ السلام نے کہا: ہمارے بھائی ہیں جنہوں نے ہم سے بغاوت کی پس ہمیں ان پر نصرت دی گئی.

((مسند الامام علي عليه السلام ح10/4362))

3) علي لم يكفر معاوية و من حاربة بل قال اخواننا بغوا علينا.

الثابت في الروايات الصحيحه أن الإمام علي لم يكفّر اهل الجمل وصفين, لكن علماء الرافضه خالفوا وكفروا!

رواه الحميري عن ابن طريف عن ابن علوان عن جعفر عن أبيه أن عليا (عليه السلام) كان يقول لاهل حربه: إنا لم نقاتلهم على التكفير لهم ولم نقاتلهم على التكفير لنا ولكنا رأينا أنا على حق ورأوا أنهم على حق. بحار الانوار للمجلسي ج32ص324

علی (رضی اللہ عنہ) نے معاویہ (رضی اللہ عنہ) اور قتال کرنے والوں کی تکفیر نہیں کی بلکہ یہ فرمایا ہمارے بھائی ہیں جنہوں نے ہم سے بغاوت کی ہے.

صحیح روایات سے ثابت ہے کہ بے شک امام علی نے اہل جمل اور صفین کی تکفیر نہیں کی ہے لیکن رافضی علماء نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی مخالفت کرتے ہوئے ان کو کافر کہتے ہیں.

حمیری نے ابن طریف سے روایت کی اور ابن طریف سے ابن علوان سے اور ابن علوان نے جعفر الصادق سے اور جعفر الصادق نے علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ علی علیہ السلام اہل حرب کے بارے میں فرماتے تھے: بے شک ہم تکفیر پر ان سے قتال نہیں کر رہے ہیں اور نہ وہ ہم سے تکفیر پر قتال کر رہے ہیں، لیکن ہم اپنے آپ کو حق پر سمجھ کر ان سے قتال کر رہے ہیں اور وہ اپنے آپ کو حق پر سمجھ کر قتال کر رہے.

## التوثیق:

عبدالله الحميري.. قال فيه النجاشي : « عبدالله بن جعفر الحميري أبوالعبّاس القمي ، شيخ القميّين ووجههم وقال الشيخ الطوسي في الفهرست : « عبدالله بن جعفر الحميري القمي ، يكنّى أبوالعباس ، ثقة. دراسة في سند زيارة عاشوراء للتبريزي ص220 قال الحلي: شيخ القميين ووجههم قدم الكوفة سنة نيف وتسعين ومائتين، ثقة من أصحاب أبي محمد العسكري ع. الخلاصه ص106

عبدالله الحميري کے بارے میں نجاشی نے کہا کہ : عبد اللہ بن جعفر الحمیری ابو العباس القمی، قمیین کا شیخ ان میں قائدین کے رتبہ ہر فائز ہے شیخ طوسی نے فہرست میں کہا ہے: عبد اللہ بن جعفر الحمیری القمی، اس کی کنیت ابو العباس ہے، ثقہ ہے، ایسا ہی حلی نے کہا ہے: قم کا شیخ اور ان کی اعلیٰ شخصیت ہے 299ھ- میں کوفہ آیا تھا ثقہ ہے ابو محمد عسکری کے اصحاب میں سے ہے.

الحسن بن ظريف: قال النجاشي: " الحسن بن ظريف بن ناصح: كوفي يكنى أبا محمد، ثقة، وفيه طريف، وقال الشيخ روى عن النضر بن سويد، وروى عنه سعد بن عبد الله، وعبد الله بن جعفر الحميري... وروى عن الحسين بن علوان.. معجم رجال الحديث ج5ص359-360 رقم 2891 وكتاب ايضاح الاشتباه ص145 الحلي

حسن بن ظریف: نجاشی نے کہا: الحسن بن ظریف بن ناصح: کوفی اس کی کنیت ابو محمد ثقہ ہے، اور اس میں اس کا نام طریف لکھا ہے، وقال الشیخ نضر بن سوید سے روایت کرتا ہے، اور اس سے سعد بن عبد اللہ، اور عبد اللہ بن جعفر الحميري ..... اور یہ حسین بن علوان سے روایت کرتا ہے... معجم رجال الحدیث وکتاب ایضاح الاشتباہ.

الحسين بن علوان، ثقة ورد حديثه عنه في الوسائل من أبواب افعال الصلاة بطريق صحيح. كتاب مشايخ الثقات غلام رضا عرفانيان ص63 رقم 68

حسین بن علوان ثقہ ہے اس کی احادیث الوسائل میں ابواب افعال الصلاۃ میں وارد ہوئی ہیں صحیح طریق پر. کتاب مشایخ الثقات غلام رضا عرفانیان.

الحسين بن علوان مولاهم، كوفي، عامّي، وأخوه الحسن، يكنّى أبا محمّد، ثقة، رويا عن الصادق ع وقال الكشّي: إنه من رجال العامة، إلا أن له ميلا ومودة شديدة، وقد قيل: إنه كان مستورا ولم يكن مخالفا. نقد الرجال ج2ص102 التفرشي

حسین بن علوان مولاھم ، کوفی ، عامی، حسن کا بھائی ہے ابو محمد کنیت ہے ثقہ ہے امام جعفر الصادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں دونوں بھائی الکشی کہتے ہیں: یہ عام رجال سے تعلق رکھتا ہے، لیکن امام جعفر سے ولا اور شدید محبت کرتا تھا، کہا گیا ہے کہ یہ مستور تھا یہ مخالفت نہیں ہے. نقد الرجال.

الحسين بن علوان: الكلبي: مولاهم كوفي، عامي وأخوه الحسن يكنى أبا محمد، ثقة، رويا عن أبي عبد الله عليه السلام ، رجال الحديث للخوئي ج7 رقم

حسین بن علوان کلبی: مولاھم کوفی، عامی اور اس کا بھائی حسن ہے ابو محمد کنیت ہے ثقہ ہے، دونوں بھائی ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں. رجال الحدیث خوئی.

4) 10 ـ عبدالله بن جعفر الحميري في ( قرب الإسناد ) عن هارون بن مسلم ، عن مسعدة بن زياد ، عن جعفر ، عن أبيه ان عليا ( عليه السلام ) لم يكن ينسب أحدا من أهل حربه إلى الشرك ولا إلى النفاق ، ولكنه كان يقول : هم إخواننا بغوا علينا . وسائل الشيعه ج15 ص82-83

عبد اللہ بن جعفر الحمیری (قرب الاسناد) میں بواسطہ ھارون بن مسلم، وہ بواسطہ مسعدۃ بن زیاد، وہ بواسطہ جعفر الصادق اپنے والد محمد سے روایت کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام نے اھل حرب میں سے کسی ایک کو بھی شرک اور نفاق کی طرف منسوب نہیں کیا، وہ یوں کہتے تھے: ھمارے بھائی ہیں ہم سے انھوں نے بغاوت کی ہے۔

## التوثيق:

هارون بن مسلم بن سعدان الكاتب السر من رائي كان نزلها وأصله الأنبار ويكنى أبا القاسم ( جش ) ثقة وجه كان له مذهب في الجبر والتشبيه. رجال ابن داود ص283 رقم 541

ہارون بن مسلم بن سعدان سرمن رائی کا کاتب ہے اصل میں انبار کا رہنے والا ہے لیکن نزیل سرمن رائے ہے، اس کی کنت ابو القاسم ہے، ثقہ ہے جبر اور تشبیہ کا مذہب ہے اس کا. رجال ابن داؤد.

مسعدة بن زياد الربعي ثقة ، عين ، روى عن أبي عبد الله عليه السلام . رجال النجاشي ص415 رقم 1109

مسعدۃ بن زیاد الربعی ثقہ ہے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کرتا ہے. رجال النجاشی.

5) قال الحر العاملي أن المعصوم قالها تقيه!! لكن المنتظري رد عليه:

وفي الوسائل عن قرب الإسناد بسنده عن مسعدة بن زياد، عن جعفر، عن أبيه (عليه السلام) أن عليا (عليه السلام) لم يكن ينسب أحدا من أهل حربه إلى الشرك ولا إلى النفاق، ولكنه كان يقول: " هم إخواننا بغوا

علينا. " قال في الوسائل: " هذا محمول على التقية. " أقول: ووجهه غير واضح، فإن الظاهر أن أمير المؤمنين (عليه السلام) كان يعاملهم معاملة المسلمين. دراسات في ولاية الفقيه وفقه الدولة الإسلامية الشيخ المنتظري ج 2 الصفحة.

الحر العاملی نے کہا کہ معصوم نے ایسا تقیہ کرتے ہوئے کہا ہے۔لیکن منتظری نے اس کے قول کو رد کرتے ہوئے کہا:

وسائل میں بواسطہ قرب الاسناد عن مسعدۃ بن زیاد عن جعفر الصادق عن محمد الباقر علیہ السلام کہ بے شک علی علیہ السلام نے اہل حرب میں سے کسی ایک کو بھی شرک اور نفاق کی جانب منسوب نہیں کیا، مگر وہ یہ کہتے تھے: ہمارے بھائی ہیں جنہوں نے ہم سے بغاوت کی ہے، وسائل میں کہا: یہ قول تقیہ پر محمول کیا جائے گا. منتظری کہتے ہیں: میں کہتا ہوں: یہ وجوہ غیر واضح ہے، کیونکہ ظاہر میں امیر المومنین علیہ السلام نے ان کے ساتھ مسلمانوں والا سلوک کیا ہے. دراسات في ولاية الفقيه وفقه الدولة الإسلامية الشيخ المنتظري ج 2 الصفحة.

6) نہج البلاغۃ اس بات کی وضاحت یوں منقول ہے

(ومن كتاب له عليه السلام كتبه إلى أهل الامصار يقتص فيه ما جرى بينه وبين أهل صفين) وكان بدء أمرنا أنا التقينا والقوم من أهل الشام . والظاهر أن ربنا واحد ونبينا واحد، ودعوتنا في الاسلام واحدة. لا نستزيدهم في الايمان بالله والتصديق برسوله صلى الله عليه وآله ولا يستزيدوننا الامر واحد إلا ما اختلفنا فيه من دم عثمان ونحن منه براء. نهج البلاغة ج3 ص114 رقم58

علی علیہ السلام کا مکتوب جسے اہلیان شہر کی طرف لکھا گیا تھا جس میں علی علیہ السلام اور اہل صفین کے مابین جو قصہ پیش آیا تھا اس کو لکھا گیا تھا ہمارے اس امر کا اغاز اس وقت ہوا جب ہم نے اہل شام سے ملاقات کی اور ظاہر ہے کہ ہمارا رب ایک ہے نبی ایک ہے ہماری دعوت اسلام ایک ہے اور ہم ان سے بڑھ کر ایمان باللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کا دعویٰ نہیں کرتے اور نہ ہی وہ ہم سے کسی ایک امر میں بڑھتے ہیں مگر جس بات میں ہمارے اور ان کے درمیان اختلاف پیدا ہوا وہ خون عثمان ہے اور ہم خون عثمان سے بری ہیں.

(نهج البلاغة ج3 ص114 رقم58)